REGISTERED WITH THE REGISTRAR OF NEWSPARERS FOR INDIA AT NO. R. N. 61/57.

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم نحمدہ و نصلی علی رسولہ الکریم وعلی عبدہ المسیح الموعود

REGD. NO. P/GDP -3

جلد ۲۴ — شمارہ ۴۶

ولقد نصرکم اللہ ببدر و انتم اذلۃ

ہفت روزہ بدر قادیان

ایڈیٹر:- محمد حفیظ بقاپوری
نائبین:- جاوید اقبال اختر، محمد انعام غوری

شرحِ چندہ
سالانہ ۱۵ روپے
ششماہی ۸ روپے
ممالکِ غیر ۳۰ روپے
فی پرچہ ۳۰ پیسے

The Weekly BADR Qadian.
PIN. 143516.

اخبارِ احمدیہ

قادیان ۱۰ر نبوت (نومبر) سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے بارے میں تازہ اطلاع مظہر ہے کہ حضور کی صحت اللہ تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے الحمدللہ۔
احباب اپنے محبوب امام ہمام کی صحت و سلامتی، درازیٔ عمر اور مقاصدِ عالیہ میں فائز المرامی کے لئے التزام سے دُعائیں جاری رکھیں۔

قادیان ۱۰ر نبوت۔ حضرت مولانا عبدالرحمٰن صاحب فاضل ناظر اعلیٰ و امیر مقامی مع جملہ درویشان کرام بفضلہٖ تعالیٰ خیریت سے ہیں۔ الحمدللہ۔

قادیان ۱۰ر نبوت۔ محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب سلمہ اللہ تعالیٰ آج ۸½ بجے رات ماریشس کی احمدیہ سالانہ کانفرنس میں شمولیت کے بعد بخیریت واپس تشریف لے آئے۔ الحمدللہ
مقدس خاندان کے دیگر افراد بھی قادیان میں بفضلہٖ تعالیٰ خیریت سے ہیں۔

۸ر ذیقعدہ ۱۳۹۵ھ — ۱۳ر نبوت ۱۳۵۴ ہش — ۱۳ر نومبر ۱۹۷۵ء

سیّدنا حضرت امیر المؤمنین خلیفۃ المسیح الثالث ایّدہ اللہ کی لندن سے تشریف آوری!

قادیان ۹ر نبوّت (نومبر) مکرم مبارک احمد صاحب آف لندن جو مورخہ ۶/۱۱/۷۵ کو زیارت مقاماتِ مقدسہ کی غرض سے قادیان تشریف لائے تھے کے ذریعہ یہ اطلاع موصول ہوئی کہ سیّدنا حضرت امیر المؤمنین ایدہُ اللہ تعالیٰ مورخہ ۲۹/۱۰/۷۵ کو قریباً سوا دو بجے بخیر و عافیت اور صحت و سلامتی کے ساتھ ربوہ تشریف لے آئے ہیں۔ حضور ایدہُ اللہ تعالیٰ کی صحت اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے اچھی ہے۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ ثُمَّ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ۔

حضرت سیّدہ بیگم صاحبہ مدظلہا اور دیگر ارکانِ قافلہ بھی (محترم صاحبزادہ ڈاکٹر مرزا منور احمد صاحب۔ محترم صاحبزادہ مرزا مجید احمد صاحب۔ محترم نواب زادہ شاہد احمد خان صاحب اور مکرم مسعود احمد خان صاحب دہلوی) بفضلہٖ تعالیٰ بخیر و عافیت واپس ربوہ تشریف لے آئے ہیں۔ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ مورخہ ۵ر اگست کو اپنے علاج کی غرض سے لندن تشریف لے گئے تھے۔ اور قریباً تین ماہ کے بعد واپس تشریف لائے ہیں۔ حضور مورخہ ۲۶ر اکتوبر کو بذریعہ طیارہ لندن سے روانہ ہو کر ایمسٹرڈم (ہالینڈ) اور پھر کراچی میں ایک ایک یوم قیام فرمانے کے بعد مورخہ ۲۹ر اکتوبر پونے دس بجے صبح بذریعہ طیارہ لاہور پہنچے اور وہاں سے سوا گیارہ بجے بذریعہ کار روانہ ہو کر دو بجکر دس منٹ پر مرکزِ سلسلہ میں تشریف لے آئے۔ مورخہ ۳۱ر اکتوبر کو حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے ربوہ تشریف لانے کے بعد خطبہ جمعہ ارشاد فرمایا۔ جس میں سب سے پہلے حضور انور نے فرمایا کہ گزشتہ سال نومبر میں فلو کا حملہ ہوا جو طویل ہوتا چلا گیا لیکن ۲۷ر دسمبر ۷۴ء کو معجزانہ طور پر افاقہ ہو گیا۔ اور خدا تعالیٰ نے معجزانہ طور پر جلسہ سالانہ کی ذمہ داریاں ادا کرنے کی توفیق عطا فرمائی۔ جلسہ کے بعد پھر بیماری عود کر آئی۔ کبھی بخار ۱۰۵ تک پہنچ جاتا رہا۔ جس سے جسم میں غیر معمولی کپکپی طاری ہو جاتی تھی۔ ماہِ جولائی تک خاطر خواہ افاقہ نہ ہونے کے باعث بغرض علاج لنڈن کا سفر اختیار کیا گیا۔ اس کے بعد حضور نے اپنے علاج کی تفاصیل بتائیں۔ (جس کی مختصر رپورٹ احباب اس سے قبل بدر میں ملاحظہ فرماتے رہے ہیں) تین ماہ مسلسل علاج کے بعد واپسی سے قبل مختلف TESTS لئے گئے۔ اور خدا تعالیٰ کے فضل سے ڈاکٹروں نے اطمینان کا اظہار کیا اور حضور ایدہُ اللہ تعالیٰ نے بھی افاقہ محسوس فرمایا۔ لنڈن میں قیام کے دوران حضور ایدہُ اللہ تعالیٰ نے سویڈن کا بھی دورہ فرمایا تھا اور وہاں آپ نے گوٹن برگ کے مقام پر ایک مسجد کا سنگِ بنیاد رکھا تھا۔ اس بارہ میں حضور نے ذکر فرمایا۔ اور وہاں کے حالات کا مفصّل ذکر فرمایا۔ اور غیر ممالک میں احمدیت کی ترقی اور ان جماعتوں کے معیارِ قربانی کا ذکر فرمایا۔

جلسہ سالانہ ربوہ کی تاریخیں ۲۶ر ۲۷ر ۲۸ر دسمبر مقرر کی گئی ہیں۔ احبابِ جماعت حضور ایدہُ اللہ تعالیٰ کی صحت و سلامتی اور جلسہ سالانہ کی کامیابی کے لئے خصوصیت کے ساتھ دُعائیں فرمائیں۔

جلسہ سالانہ قادیان

مورخہ ۱۹-۲۰-۲۱ر فتح (دسمبر) ۱۳۵۴ ہش / ۱۹۷۵ء کو منعقد ہوگا!

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی منظوری سے اعلان کیا جاتا ہے کہ امسال جلسہ سالانہ قادیان انشاء اللہ ۱۹-۲۰-۲۱ر فتح (دسمبر) ۱۳۵۴ ہش / ۱۹۷۵ء کو منعقد ہوگا۔ جملہ جماعتہائے احمدیہ اور مبلّغین کرام سے درخواست ہے کہ احبابِ جماعت کو جلسہ سالانہ کی مذکورہ تاریخوں سے مطلع کیا جائے تا احباب زیادہ سے زیادہ تعداد میں شمولیت کر کے اس عظیم الشان روحانی اجتماع کی برکات سے مستفید ہو سکیں۔

ملک صلاح الدین ایم۔ اے پرنٹر و پبلشر نے جے ہند پرنٹنگ پریس نہرو گارڈن روڈ جالندھر میں چھپوا کر دفتر اخبار بدر قادیان سے شائع کیا۔ پروپرائٹر: صدر انجمن احمدیہ قادیان۔ پن کوڈ نمبر ۱۴۳۵۱۶

لندن میں سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ کی مصروفیات

لندن سے سویڈن کے ساحلی شہر گوٹن برگ تک کا اہم تاریخی سفر۔ مسجد احمدیہ کا سنگِ بنیاد

نوٹ:۔ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کی مورخہ ۶ ستمبر تک کی مصروفیات ہدیۂ قارئین کی جا چکی ہیں۔ مورخہ ۷ ستمبر سے ۲۴ تک کی مصروفیات تاحال موصول نہیں ہوئیں۔ ۲۵ تا ۲۷ ستمبر تک کی مصروفیات درج ذیل کی جاتی ہیں۔ (ایڈیٹر)

۲۵ ستمبر ۱۹۷۵ء

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے جماعت ہائے احمدیہ سکنڈے نیویا کی درخواست پر (جو انہوں نے محترم کمال یوسف صاحب امام "مسجد نصرت جہاں" کوپن ہیگن کی وساطت سے حضور کی خدمت میں پیش کی تھی۔) گوٹن برگ میں سویڈن کی سرزمین پر تعمیر کی جانے والی پہلی مسجد کا سنگِ بنیاد رکھنا منظور فرما لیا تھا۔ مسجد کے آرکیٹکٹ اور بلڈنگ کنٹریکٹر کے مشورہ سے سنگِ بنیاد کی تقریب کے لئے ۲۷ ستمبر کو گیارہ بجے قبل دوپہر کا وقت مقرر ہوا تھا۔ اس لئے حضور ایدہ اللہ تعالیٰ اور حضرت سیدہ بیگم صاحبہ مدظلہا نے انگلستان سے ۲۵ ستمبر کو بذریعہ بحری جہاز گوٹن برگ جانے کا فیصلہ فرمایا۔ چنانچہ حضور مع اہلِ قافلہ اس روز ڈیڑھ بجے بعد دوپہر لندن کے احمدیہ مشن ہاؤس سے بذریعہ موٹر کار انگلستان کی بندرگاہ ہیریج (HARWICH) روانہ ہوئے۔ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے اہلِ قافلہ محترم صاحبزادہ مرزا منور احمد صاحب، محترم صاحبزادہ مرزا مجید احمد صاحب پرائیوٹ سیکرٹری، محترم شاہد احمد خان صاحب اور خاکسار مسعود احمد دہلوی کے علاوہ اس سفر میں امام مسجد لندن مکرم بشیر احمد خان صاحب رفیق اور جماعت احمدیہ لندن کے مکرم سعید احمد صاحب جسوال کو بھی قافلہ کے ہمراہ جانے کی ہدایت فرمائی تھی۔ چنانچہ ان ہر دو احباب کو بھی حضور کی معیت میں گوٹن برگ کے اس تاریخی سفر پر حضور ایدہ اللہ کے ہمراہ جانے کا شرف حاصل ہوا۔

جس وقت حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز لندن سے ہیریج کے لئے روانہ ہوئے اس وقت شدید بارش ہو رہی تھی۔ تاہم بہت سے احباب نے بارش کے باوجود مشن ہاؤس پہنچ کر حضور ایدہ اللہ کو الوداع کہا۔ اور دلی دُعاؤں کے ساتھ رخصت کیا۔ جن میں محترم چوہدری محمد ظفر اللہ خان صاحب، محترم جناب صاحبزادہ مرزا مبارک احمد صاحب، محترم صاحبزادہ مرزا حمید احمد صاحب۔ محترم صاحبزادہ مرزا مبشر احمد صاحب۔ محترم مرزا وسیم احمد صاحب۔ محترم ڈاکٹر میجر (ریٹائرڈ) شاہنواز صاحب۔ محترم سید اقبال شاہ صاحب۔ محترم ڈاکٹر ولی شاہ صاحب قائد مجلس خدام الاحمدیہ لندن۔ مکرم منان مرزا صاحب۔ مکرم خلیفہ صفی الدین صاحب۔ مکرم ہدایت اللہ بھبڑو صاحب۔ اور عبد الاحد بھبڑو صاحب آف مارشیس۔ مکرم احمد بشارت صاحب، مکرم نعیم ظاہر صاحب، مکرم وسیم احمد صاحب آف کرانیڈن۔ عزیز فرید احمد آف جلنگھم اور عزیز ہبت الرحمٰن شامل تھے۔ حضور نے موٹر کار میں سوار ہونے سے قبل اجتماعی دُعا کرائی۔ جس میں جملہ حاضر احباب شریک ہوئے۔ اس طرح حضور مع اہلِ قافلہ شدید بارش کے دوران احبابِ جماعت کی دُعاؤں کے ساتھ ہیریج کی بندرگاہ روانہ ہوئے۔ حضور کی کار (جس میں حضور اور حضرت سیدہ بیگم صاحبہ مدظلہا کے علاوہ مکرم شاہد احمد خان صاحب سوار تھے) کو ڈرائیو کرنے کا شرف حسب معمول مکرم بشیر احمد خان صاحب رفیق کے حصہ میں آیا۔ مکرم سعید احمد صاحب جسوال اس سفر کے لئے اپنی کار ہمراہ لائے تھے۔ ان کے علاوہ قافلہ کے تین مزید احباب اس میں سوار ہوئے۔ اور اسے خود جسوال صاحب نے ہی ڈرائیو کیا۔ پانچ احباب نے جن میں مکرم منیر الدین صاحب شمس نائب امام مسجد لندن مکرم چوہدری ہدایت اللہ صاحب بنگوی مکرم خالد اختر صاحب۔ مکرم چوہدری اعجاز احمد صاحب اور مکرم عزیز منیر احمد خان صاحب شامل تھے۔ مشایعت کی غرض سے ایک علیحدہ کار میں قافلہ کے ہمراہ ہیریج تک جا کر بحری جہاز پر حضور ایدہ اللہ کو الوداع کہنے کی سعادت حاصل کی۔

چونکہ قافلہ کی دوسری موٹر کا ایک پہیہ راستہ میں کچھ خراب ہو گیا تھا جسے درست کرنے میں خاصا وقت لگا اس لئے لندن سے ہیریج تک قریباً اسی میل کا سفر ساڑھے تین گھنٹے میں طے ہوا۔ اور حضور پانچ بجے شام ہیریج پہنچے۔ جبکہ جہاز نے ساڑھے پانچ روانہ ہونا تھا۔ لیکن وہاں پہنچ کر معلوم ہوا کہ جہاز مقررہ وقت سے ایک گھنٹہ تاخیر سے چلے گا یعنی ساڑھے چھ بجے شام۔ چنانچہ حضور مع اہل قافلہ "ایم۔ ایس ونسٹن چرچل" نامی جہاز میں بسہولت سوار ہوئے۔ اور دونوں موٹریں بھی جن میں لندن سے ہیریج تک کا سفر طے ہوا ہوا تھا جہاز میں چڑھائی گئیں۔ تاکہ آگے خشکی کا سفر انہی موٹروں پر جاری رکھا جا سکے اس جہاز نے قریباً چار سو میل کا سمندری سفر طے کر کے ڈنمارک کے مغربی ساحل پر بندرگاہ ایسبرگ (ESBERG) تک جانا تھا۔ اور پھر قافلہ نے ایسبرگ سے ڈنمارک کے مشرقی ساحل پر واقع بندرگاہ فریڈرکس ہاؤن (FREDRICKS HAVAN) نامی بندرگاہ تک ۱۸۳ میل کا سفر خشکی پر انہی موٹروں میں طے کرنا تھا۔ اور وہاں سے دوبارہ ایک بحری جہاز میں سوار ہو کر گوٹن برگ (GOTENBERG) کی بندرگاہ پر اُترنا تھا جو فریڈرکس ہاؤن سے ساٹھ میل کے فاصلہ پر واقع ہے۔

۲۶ ستمبر ۱۹۷۵ء

ہیریج سے ایسبرگ تک قریباً چار سو میل کا سفر بحری جہاز نے اُنیس گھنٹے میں طے کیا۔ اور حضور اگلے روز یعنی ۲۶ ستمبر کو ڈیڑھ بجے بعد دوپہر ڈنمارک کی بندرگاہ ایسبرگ پہنچے۔ وہاں ڈنمارک کے دارالحکومت کوپن ہیگن سے اڑھائی سو میل کا سفر بذریعہ موٹر کار طے کر کے ہمارے نہایت مخلص ڈینش نومسلم احمدی بھائی الحاج نوح سوینڈ ہنسن ایم۔ ایس سی کیمیکل انجینئر اور مکرم سید مبشر احمد صاحب جماعت احمدیہ ڈنمارک کی طرف سے حضور کا استقبال کرنے اور گوٹن برگ تک ہمراہ جانے کی غرض سے آئے ہوئے تھے۔ دونوں نے آگے بڑھ کر اپنے آقا ایدہ اللہ کا خیر مقدم کیا۔ حضور انہی کاروں میں مع اہلِ قافلہ تین بجے سہ پہر ایسبرگ سے فریڈرکس ہاؤن روانہ ہوئے۔ جو ڈنمارک کے مشرقی ساحل پر سڑک کے راستہ ۱۸۳ میل دُور واقع ہے۔ مکرم الحاج نوح سوینڈ ہنسن اور مکرم سید مبشر احمد صاحب اپنی موٹر کار میں قافلہ کے ہمراہ روانہ ہوئے۔ اور گوٹن برگ تک ساتھ ہی رہے۔ یہ راستہ جو ڈنمارک کے سب سے بڑے جزیرے اور مُلک کے انتہائی زرخیز علاقہ میں سے گزرتا ہے سوا چار گھنٹے میں طے ہوا۔ اور حضور سوا سات بجے شام فریڈرکس ہاؤن پہنچے۔ وہاں امام مسجد کوپن ہیگن محترم جناب کمال یوسف صاحب اور جماعت احمدیہ گوٹن برگ کے دو مخلص یوگوسلاوین نوجوان برادر شعیب موسیٰ صاحب اور برادر عزت اولی ورچ صاحب اور مکرم مولوی عبد الکریم صاحب جو اُسی روز اپنے طور پر لندن سے بذریعہ ہوائی جہاز گوٹن برگ پہنچے تھے حضور کے استقبال کے لئے وہاں آئے ہوئے تھے۔ انہوں نے حضور کو خوش آمدید کہا۔ حضور نے مکرم شعیب موسیٰ اور مکرم عزت اولی ورچ کو مصافحہ ہی نہیں معانقہ کا شرف بھی بخشا۔ اور اُن سے ان کی اور جماعت گوٹن برگ کی خیریت اور حالات دریافت فرمائے۔ حضور نے فریڈرکس ہاؤن سے جس بحری جہاز میں گوٹن برگ جانا تھا اس کے چلنے میں قریباً تین گھنٹے تھے۔ اس لئے حضور نے بندرگاہ سے ملحق "جوٹ لینڈیا ہوٹل" میں یہ وقت گزارا۔ اور سب احباب کے ہمراہ وہیں شام کا کھانا تناول فرمایا۔ اس دوران میں حضور مکرم شعیب موسیٰ اور مکرم عزت اولی ورچ سے گفتگو فرماتے۔ اور اُنہیں سویڈن میں اشاعتِ اسلام سے متعلق ہدایات سے نوازتے رہے۔ فریڈرکس ہاؤن سے حضور قریباً دس بجے شب سیینا لائن کے "پرنسس ڈیزی" نامی جہاز میں موٹر کاروں سمیت سوار ہو کر سوا بجے رات سویڈن کی بندرگاہ گوٹن برگ میں ورود فرما ہوئے۔ اگرچہ نصف سے زیادہ رات گزر چکی تھی تاہم گوٹن برگ کی جماعت کے احباب مبلغ سویڈن مکرم منیر الدین احمد صاحب کی قیادت میں کثیر تعداد میں حضور کے استقبال کے لئے آئے ہوئے تھے۔ اُن میں مکرم سید میر مسعود احمد صاحب مبلغ سوئٹزرلینڈ، مبلغین مغربی جرمنی مکرم مولوی فضل الٰہی صاحب انوری اور مکرم مولوی حیدر علی صاحب ظفر نیز نائیجیریا کے میڈیکل مشنری مکرم ڈاکٹر ضیاء الدین صاحب بھی شامل تھے۔ یہ سب احباب مسجد گوٹن برگ کے سنگِ بنیاد کی تقریب میں شرکت کی غرض سے اُسی روز گوٹن برگ پہنچے تھے۔ بندرگاہ سے حضور "ہوٹل سکنڈے نیویا" تشریف لے گئے جہاں حضور اور دیگر اہلِ قافلہ کو ٹھہرانے کا انتظام کیا گیا تھا۔ اس طرح حضور نے لندن سے گوٹن برگ تک ۷۲۳ میل کا سفر ایک ساتھ چار مرحلوں میں طے کیا۔ جن کی تفصیل درج ذیل ہے۔

(۱) از لندن تا بندرگاہ ہیریج (انگلستان)
بذریعہ موٹر کار ــ ۸۰ میل

(۲) از ہیریج تا بندرگاہ ایسبرگ (ڈنمارک)
بذریعہ بحری جہاز ۴۰۰ میل۔

(۳) از ایسبرگ تا فریڈرکس ہاؤن (ڈنمارک)
بذریعہ موٹر کار ۱۸۳ میل

(آگے صلہ پر)

خطبہ جمعہ

سُورۂ فاتحہ بڑی حسین بڑی وسعتوں گہرائیوں اور تاثیروں والی دُعا ہے

غَیْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَیْھِمْ وَلَا الضَّآلِّیْنَ کی پُر معارف تفسیر!

غضبِ الٰہی اور ضلالت سے بچنے کے لئے ہر قسم کی تدابیر اختیار کرو مگر ساتھ ہی دُعاؤں سے بھی کام لو !

از سیّدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرمودہ ۱۲ر وفا ۱۳۵۴ ہش بمقام مسجد مبارک ربوہ

سورۂ فاتحہ کی تلاوت کے بعد فرمایا :-

(سورہ فاتحہ کی آیت) اِھْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِیْمَ میں اللہ تعالےٰ نے ہمیں یہ ایک عجیب دُعا بڑی حسین اور بڑی گہرائیوں اور بڑی تاثیروں والی دُعا سکھائی اور ہمیں بتایا کہ یہ دُعا کرو کہ اے خدا عقل بھی ہمیں یہی بتاتی ہے، ہماری فطرت بھی اسی طرف راہنمائی کرتی ہے کہ ہر مقصود کے پانے کے لئے ایک سیدھی راہ ہوا کرتی ہے اور جو اس سیدھی راہ کو اختیار کرتا ہے وہی اپنے مقصود کو حاصل کرتا ہے اس لئے ہمیں وہ سیدھی راہ دکھا جو ہمیں تجھ تک پہنچا دے۔ تو ہمیں مل جائے۔ تیرے ساتھ ہمارا تعلق قائم ہو جائے۔ تجھے ہم پالیں، تیری رحمتوں کے ہم وارث بن جائیں اور بتایا کہ یہ راہ آج پہلی دفعہ انسان کو نہیں بتائی جا رہی بلکہ حضرت آدم علیہ السلام سے

نبوّت کا ایک سلسلہ شروع ہوا

اور انبیاء سے تعلق رکھنے والے بزرگ، خدا کی راہ میں قربانی دینے والے خدا کی محبت کو پانے والے پیدا ہوتے رہے۔ پس جس طرح پہلوں پر اصولی طور پر تیرے انعام نازل ہوئے۔ تو ہمیں ایسی راہ دکھا کہ ہم بھی ان جیسے بن جائیں۔ اور اس قسم کے انعام ہمیں بھی تیری طرف سے ملیں ......

بہرحال اس کے بعد اللہ تعالےٰ فرماتا ہے کہ غَیْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَیْھِمْ وَلَا الضَّآلِّیْنَ

مُنْعَمْ عَلَیْہِمْ گروہ

کے علاوہ ایک گروہ وہ بھی ہے جو منعم علیہم نہیں اور آگے وہ دو حصوں میں منقسم ہوتا ہے۔ ایک وہ جو مغضوب بن جاتے ہیں اور ایک وہ جو راہ سے بھٹک جاتے ہیں۔ مغضوب کے معنی قرآن کریم کی اصطلاح میں یہ ہیں کہ جو شخص انشراح صدر کے ساتھ کفر کو کفر سمجھتے ہوئے قبول کرتا ہے۔ سب سے پہلا انشراح صدر اس سلسلہ میں ابلیس کو ہوا تھا۔ اس سے کوئی چیز چھپی ہوئی نہیں تھی۔ وہ اپنے اللہ کو پہچانتا تھا، اللہ سے وہ گفتگو کر رہا تھا لیکن کہتا تھا میں کفر کروں گا اور لوگوں کو بھڑکاؤں گا۔ تیرا کہنا نہیں مانوں گا۔ حالانکہ وہ جانتا تھا کہ اس کی سزا ملے گی۔ خدا نے کہا تھا کہ میں تجھ سے اور تیرے ماننے والوں سے جہنم کو بھر دوں گا لیکن وہ کفر پر قائم رہا۔ غرض

مغضوب اس کو کہتے ہیں

جو نافرمانی کی راہ کو نافرمانی کی راہ سمجھتا ہے، جو کفر کے رستہ کو کفر کا رستہ سمجھتا ہے۔ جو جانتا ہے کہ اگر میں نے یہ راہ اختیار کی تو اللہ تعالےٰ کا یقینی غضب مجھ پر نازل ہوگا لیکن پھر بھی اس کا شیطانی نفس یہ فیصلہ کرتا ہے کہ میں نے اسی راہ کو اختیار کرنا ہے۔

اللہ تعالےٰ مغضوب کے اس مضمون کو بیان کرتے ہوئے سُورۃ نحل میں فرماتا ہے :-

مَنْ کَفَرَ بِاللّٰہِ مِنْ بَعْدِ اِیْمَانِہٖۤ اِلَّا مَنْ اُکْرِہَ وَقَلْبُہٗ مُطْمَئِنٌّۢ بِالْاِیْمَانِ وَلٰکِنْ مَّنْ شَرَحَ بِالْکُفْرِ صَدْرًا فَعَلَیْہِمْ غَضَبٌ مِّنَ اللّٰہِ - ع ۱۴

اس آیت میں بڑی وضاحت کے ساتھ اللہ تعالےٰ نے فرمایا ہے کہ غضب اس گروہ یا فرد پر نازل ہوتا ہے جو انشراح صدر سے کفر کے راستہ کو قبول کرتا ہے۔ پس غضب کے نزول کے لئے جو وجہ بنتی ہے وہ جان بوجھ کر خدا تعالےٰ کے غضب، اس کی ناراضگی اور اس کے قہر کے راستوں کو اختیار کرنا ہے۔ یعنی عرفان ہوتا ہے کہ یہ راستہ جہنم کی طرف لے جا رہا ہے۔ وہ جانتا ہے کہ اس سے خدا ناراض ہو جائے گا۔ لیکن پھر جرأت کرتا ہے اور خدا کی ناراضگی، اس کے غضب اور قہر کو مول لیتا ہے۔

اسی طرح سورۃ بقرہ کی آیات ۹۰ اور ۹۱ میں یہ مضمون بیان ہوا ہے۔ (میں چونکہ اختصار کرنا چاہتا ہوں اس لئے نہ میں پوری آیات پڑھ رہا ہوں۔ نہ میں ان کا ترجمہ کروں گا نہ تفسیر بیان کروں گا۔ میں اس مطلب کے ٹکڑے لوں گا) آیت ۹۰ میں ہے

فَلَمَّا جَآءَھُمْ مَّا عَرَفُوْا کَفَرُوْا بِہٖ

کہ ان کے پاس جب کافروں پر

فتح اور کامرانی حاصل کرنے کے سامان

آگئے تو باوجود اس عرفان کے، باوجود اس سمجھ کے کہ یہ اللہ تعالےٰ کی طرف سے برکت کے سامان پیدا ہوئے ہیں کَفَرُوْا بِہٖ انہوں نے اس کا انکار کر دیا۔ اور آیت ۹۱ میں اللہ تعالےٰ فرماتا ہے کہ وہ اس بات پر بگڑتے ہیں کہ اللہ اپنی مرضی سے اپنے بندوں میں سے جس پر چاہتا ہے کلام نازل کر دیتا ہے یہ کیا بات ہوئی۔ ہم جس پر چاہیں اللہ کا فرض ہے (نعوذ باللہ) کہ وہ اس پر کلام نازل کرے۔ غرض وہ جانتے تھے کہ یہ کلام اللہ کا ہے۔ پس اس ٹکڑے میں یہ بات وضاحت سے بیان ہے کہ وہ جانتے ہیں کہ یہ کلام اللہ کا ہے۔ وہ یقین رکھتے ہیں کہ جس پر یہ کلام نازل ہوا ہے اللہ تعالےٰ نے اسی کو پسند کیا ہے اور اس کو اپنا محبوب بنانا چاہا ہے، اپنے قرب سے نوازنا چاہا ہے اور اس پر اپنا کلام نازل کیا ہے اور یہ جانتے بوجھتے انکار کرتے ہیں۔ نتیجہ کیا ہوا ؟

فَبَآءُوْ بِغَضَبٍ عَلٰی غَضَبٍ

ایک غضب کے بعد دوسرے کے وہ مورد بن گئے۔

جَآءَھُمْ مَّا عَرَفُوْا کَفَرُوْا بِہٖ

کی وجہ سے ایک غضب مول لے لیا اور اس بات سے ناراض ہوئے کہ خدا نے اپنی مرضی سے اپنی پسند سے اس شخص پر اپنا کلام کیوں نازل کیا جسے اس نے مقرب بنانا چاہا۔ ہماری مرضی چلنی چاہیئے تھی۔ وہ یہ سمجھتے ہوئے کہ یہ کلام خدا کا ہے اور جس پر نازل ہوا ہے وہ خدا کا مقرب بھی ہے انکار کر جاتے ہیں۔ فَبَآءُوْا بِغَضَبٍ عَلٰی غَضَبٍ ایسے لوگ غضب کے بعد غضب کے مورد ہو جاتے ہیں۔ غرض

غَیْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَیْھِمْ میں یہ مضمون بیان ہوا ہے

کہ اے خدا کبھی ایسا نہ ہو کہ ہم شیطان کی طرح تیری معرفت رکھنے کے باوجود اس بات پر یقین رکھتے ہوئے کہ تیری طرف لے جانے والی صراطِ مستقیم کونسی ہے پھر بھی اس راہ کو چھوڑ دیں اور شیطان کی راہوں کو اختیار کرلیں اور یہ ہو نہیں سکتا

جب تک تیرا فضل اور تیری رحمت ہمارے شامل حال نہ ہو۔ اس لئے تجھ سے یہ عاجزانہ دُعا ہے کہ ہمیں مغضوب کبھی نہ بنانا۔

وَلَا الضَّآلِّيْنَ اور نہ کبھی ہمیں ضال بنانا۔ ضال سیدھے راہ سے بھٹکنے والے کو کہتے ہیں اور قرآن کریم نے اس کے یہ معنے کئے ہیں کہ اَلَّذِيْنَ ضَلَّ سَعْيُهُمْ فِي الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا (کہف ع ۱۲) پس ضالین وہ ہیں جن کی تمام کوششیں اُن راہوں کی تلاش میں رہتی ہیں جو اُخروی زندگی سے ورے ورے ختم ہو جاتی ہیں۔ ضَلَّ سَعْيُهُمْ فِي الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا وہ اس ورلی زندگی کے کناروں سے نکل کر اُخروی زندگی تک نہیں پہنچتیں، راہ بھٹک جاتی ہے۔ کوشش جو ہے وہ آگے چل ہی نہیں سکتی۔ ایسے راستے وہ اختیار کرتے ہیں جن کا صرف اس دُنیا سے تعلق ہے حالانکہ ہمیں اللہ تعالیٰ نے یہ ساری چیزیں (خواہ وہ قوتیں اور استعدادیں ہوں یا مادی سامان ہوں یا فطرت کے تقاضے ہوں) اس لئے دی تھیں کہ اس دنیا میں وہ ختم نہ ہوں۔ صرف اسی دنیا سے ان کا تعلق ہو بلکہ ان کے نتیجہ میں انسان اِس دُنیا میں بھی اللہ تعالیٰ کی رضا کی جنت کو حاصل کرے اور اُس دُنیا میں بھی وہ اس کی رضا کی جنت کو حاصل کرے لیکن ایک گروہ انسانوں میں سے یا بعض افراد ایسے ہوتے ہیں کہ جو ان قوتوں کی انتہا اس دُنیا کے ورے ورے سمجھتے ہیں۔ اسی طرح دُنیا کے سامان ہیں ان کے متعلق سمجھتے ہیں کہ وہ بس دنیا میں ہی ہمارے کام آئیں گے۔ حالانکہ

ایک عقلمند مومن یہ جانتا ہے

کہ وہ بکرا جو خدا نے مجھے دیا ہے اور جو گوشت پوست کا ہے اور اس کی زندگی بھی چھوٹی ہے ایک ایسی چیز ہے جو صرف اس دنیا میں ہمارے کام نہیں آسکتی بلکہ اگر ہم چاہیں تو یہ اُس دوسری دُنیا میں بھی ہمارے کام آئے گی۔ کیونکہ اگر ہم چاہیں تو تقویٰ کا ٹیگ، لیبل اس کے ساتھ لگا دیں تو بکرا یہاں رہ جائے گا لیکن وہ ٹیگ، وہ لیبل آسمانوں پر خدا کے پاس پہنچ جائے گا۔ لَنْ يَّنَالَ اللّٰهَ لُحُوْمُهَا وَلَا دِمَآؤُهَا وَلٰكِنْ يَّنَالُهُ التَّقْوٰى مِنْكُمْ (الحج ع ۵) تقویٰ ساتھ لگا دو تو وہ بکرا اللہ کے حضور پہنچ گیا اور تمہارے لئے دوسری زندگی میں بھی اور اسی زندگی میں بھی مفید ہوگا (یہ زندگی تو اُس زندگی کے مقابلہ میں اتنی معمولی چیز ہے کہ ہم اُس کا نام ہی نہیں لیں گے) اور دوسری زندگی میں بھی وہ کام آجائے گا۔ آپ دفتر میں جاتے ہیں سو روپیہ آپ کو تنخواہ ملتی ہے۔ اب کوئی احمق ہی کہہ سکتا ہے کہ یہ چاندی کے سکے یا کاغذ کے نوٹ صرف اس دُنیا سے تعلق رکھتے ہیں۔ قیصر کی چیز ہے اس کا ایک حصہ اس کو تو دینا چاہیئے لیکن چونکہ یہ خدا کی چیز نہیں اُسے نہیں دینا چاہیئے۔ اگر کوئی ایسا سمجھتا ہے تو وہ تباہ ہو جائے گا۔ اُسے یہ کہنا چاہیئے کہ ہر چیز چونکہ خدا کی ہے اس لئے جس قدر خدا چاہے وہ لے لے پھر جو بچ جائے گا۔ وہ میں استعمال کرلوں گا۔ ایک مومن کی یہی نیت ہوتی ہے۔ اس کی یہ نیت نہیں ہوتی کہ جو مجھ سے بچ جائے گا وہ میں خدا کو دیدوں گا۔ بلکہ اس کی نیت یہ ہوتی ہے کہ جو اللہ سے بچ جائے گا اس معنی میں کہ وہ کہے کہ میں نے اتنا لے لیا باقی تم استعمال کرلو تو پھر وہ میں استعمال کروں گا۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے صحابہؓ میں سے بعض کے ساتھ یہی سلوک کیا۔ آپؐ نے فرمایا نہیں۔ اتنا مال نہیں چاہیئے واپس لے جاؤ اور استعمال کرو۔ اس نے نیک نیتی کے ساتھ جتنا دینا چاہا پیش کر دیا اور ہمیں یقین ہے کہ اس نے خدا سے اسی کے مطابق ثواب حاصل کر لیا۔ نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے اس کے حالات کو دیکھتے ہوئے اور اسلام کی اس وقت کی ضرورتوں کو سامنے رکھتے ہوئے کہا۔ سارے مال کی ضرورت نہیں واپس لے جاؤ۔ پھر یہ بتانے کے لئے کہ جب ایک مومن خدا کے حضور اپنا سارا مال پیش کرتا ہے تو اس کے دل میں یہ بدنیتی نہیں ہوتی کہ سارا مال قبول نہیں کیا جائے گا۔ اس لئے سارا پیش کرنے میں کوئی حرج نہیں حضرت ابوبکرؓ نے جب اپنا سارا مال پیش کیا تو وہ سارا قبول کر لیا گیا اور بتایا گیا کہ

ہر مومن کے دل کی یہی کیفیت ہے

لیکن کچھ مومن وہ ہوتے ہیں جو جواں ہمت ہوتے ہیں اور جو انتہائی بوجھ کو برداشت کر سکتے ہیں (چنانچہ آپؐ نے ان میں سے ایک کا سارا مال لے لیا اور مثال کو قائم کر دیا) اور کچھ وہ ہوتے ہیں کہ ان کی رُوح تو انتہائی قربانیاں دینے کے لئے تیار ہوتی ہے لیکن اُن کا ماحول اور اُن کا جسم اس کے لئے تیار نہیں ہوتا

ان کو فتنہ اور امتحان سے بچانے کے لئے اُن کے مال کا ایک حصہ قبول کر لیا جاتا ہے اور ایک حصہ واپس کر دیا جاتا ہے۔

پس مومن کی مادی کوشش مادی دنیا کی حدود سے ورے ختم نہیں ہو جاتی اور اس کے متعلق نہیں کہا جا سکتا کہ ضَلَّ سَعْيُهُمْ فِي الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا۔ کیونکہ ہر پیسہ جو وہ خرچ کرتے ہیں، زندگی کا ہر لمحہ جو وہ گزارتے ہیں، اخلاق کا ہر مظاہرہ جو ان سے سرزد ہوتا ہے۔ بچوں سے محبت اور پیار کا سلوک جو دُنیا اُن سے دیکھتی ہے اس کے پیچھے یہی رُوح کام کر رہی ہوتی ہے کہ جس نے

خدا کی رضا کے لئے

اپنی بیوی کے منہ میں لقمہ ڈالا اُس نے بھی ثواب حاصل کر لیا۔ غرض مومن اپنے ہر دُنیوی کام کو اُخروی جزاء اور اُخروی نعماء کے حصول کا ذریعہ بنا لیتا ہے۔ اور اس کے متعلق نہیں کہا جا سکتا کہ وہ ضَلَّ سَعْيُهُمْ فِي الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا والے گروہ میں ہے لیکن بہت سے لوگ ہمیں ایسے بھی نظر آتے ہیں، بہت سی قومیں ہمیں ایسی بھی نظر آتی ہیں جو راہ بھول گئے ہیں۔ ان کو پتہ ہی نہیں کہ سیدھا راستہ کونسا ہے۔ اس لئے وہ مَغْضُوْبِ عَلَيْهِمْ کے گروہ میں شامل ہو سکتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ ان کی اصلاح کے ذرائع تو اختیار کرے گا اور وہ انہیں سخت بھی محسوس ہوں گے لیکن اللہ تعالیٰ نے قرآن کریم کے شروع ہی میں سورۃ فاتحہ میں

ان دو گروہوں میں ایک فرق

کر دیا ہے یعنی ایک کو مغضوب کہا ہے اور ایک کو ضال کہا ہے۔ یہ لوگ صراطِ مستقیم کو پہچانتے نہیں۔ ضالین یہ سمجھتے ہیں کہ جس راستہ پر وہ ہیں بس وہی ٹھیک ہے۔ نہ وہ خدا کو پہچانیں۔ نہ کوئی آسمانی تعلیم ایسی ہے جس کے اوپر ان کا پختہ یقین ہو۔ وہ سمجھتے ہیں بس یہ دُنیا پیدا ہوئی یا اگر ان میں سے بعض ایسے بھی ہیں جو سمجھتے ہیں کہ دُنیا کو اللہ نے پیدا کیا ہے مگر اتنی بڑی ہستی ان عاجزوں سے ایک زندہ تعلق کیوں قائم رکھے گی۔ اس لئے اس کا ہمارے ساتھ کوئی زندہ تعلق نہیں۔ غرض اپنی حماقت، اپنی بے وقوفی، اپنی روایات (ہزار قسم کی وجوہات ہو سکتی ہیں۔ ان سب وجوہات) کے نتیجہ میں وہ راہ گم کر بیٹھے ہیں۔ اور اس میں اس طرف بھی اشارہ ہے کہ اگر یہ جماعت مومنین جو احیائے اسلام کے لئے پیدا کی گئی ہے ضالین کے سامنے، بھٹکتے ہوئے راہی کے سامنے ہدایت پیش کرے گی تو ان میں سے بہت سے اسے قبول کر لیں گے کیونکہ ان کی یہ صفت بیان کی گئی ہے کہ وہ جان بوجھ کر انشراح صدر کے ساتھ ضلالت کی راہوں کو اختیار نہیں کرتے، بلکہ بھٹکے ہوئے ہیں۔ صراطِ مستقیم کا ان کو پتہ ہی نہیں۔

پس اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ دُعا کرتے رہو کہ کبھی ایسا نہ ہو کہ ہم میں سے کوئی فرد یا جماعت گمراہی میں، کفر میں پڑ کر ایک حصہ ان کا مغضوب بن جائے اور ایک حصہ ان کا ضال بن جائے یعنی ہر شخص دُعا کرنے والا اپنے اور اپنوں کے لئے یہ دُعا کرے کہ اے خدا میری فطرت میں شیطنت کو کبھی پیدا نہ ہونے دینا کہ میں تیری راہ کو جانتے بوجھتے انشراح صدر کے ساتھ چھوڑنے لگ جاؤں اور نہ ایسے حالات پیدا کرنا کہ میں تیری راہ کو گم کر دوں اور بھٹک جاؤں اور شیطان کی راہوں کو اختیار کر لوں۔

غرض جیسا کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے متعدد جگہ تحریر فرمایا ہے۔

سورۃ فاتحہ ایک عظیم دُعا ہے

اس وقت میں صرف اس چھوٹے سے ٹکڑے کا مضمون بیان کر رہا ہوں اور اس سورۃ کا یہ ٹکڑا بھی عظیم دُعا ہے اور اس میں بتایا گیا ہے کہ میرے غضب سے بچنے کے لئے ہر قسم کی تدبیر اختیار کرنے کے بعد میرے حضور آؤ۔ اور دُعائیں کرو اور ضلالت کی راہوں کو اختیار کرنے سے بچنے کے لئے ہر قسم کی تدبیر اختیار کرو اور میرے پاس آؤ اور دُعا کرو۔ اگر خلوصِ نیت سے میرے حضور دُعا کرو گے تو ضال ہونے سے بھی تجھے اے انسان بچایا جائیگا مغضوب ہونے سے بھی تجھے بچایا جائیگا اور صراطِ مستقیم تجھے دکھائی جائیگی۔ اس راہ پر چلنے کی تجھے توفیق عطا کی جائیگی۔ میرے قُرب کو تو حاصل کرے گا۔ میری رضا کی جنت میں تُو داخل ہو جائیگا اور اُس گروہ میں شامل ہو جائے گا جو مُنْعَمٌ عَلَيْهِمْ کا گروہ ہے جس کا ذکر

متعدد آیاتِ قرآنیہ

میں پایا جاتا ہے۔

خدا کرے کہ ہمیں محض اس کے حضور سے یہ توفیق ملتی رہے کہ ہم سورۃ فاتحہ کی دُعا خلوص نیت کے ساتھ اور پوری سمجھ کے ساتھ پڑھتے رہیں اور خدا کرے کہ ہماری یہ عاجزانہ دُعا سب سے پہلے اس کے حضور قبول ہو کیونکہ

(آگے دیکھئے صفحہ ۱۱ کالم ۲ و ۳ پر)

قسط ۲

ذکرِ حبیب

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی مسلمانانِ عالم سے ہمدردی اور اعزاز سے معمور طرزِ تخاطب

محترم مولانا نور محمد صاحب نسیم سیفی سابق رئیس التبلیغ مغربی افریقہ

مسلمانوں کی ترقی کے متعلق حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو الہام بھی ہوا جیسے حضور نے اپنی تصنیف "فتح اسلام" میں تحریر فرمایا جس محبت اور ہمدردی کے ساتھ آپ نے اس کا ذکر فرمایا ہے وہ از خود دل میں محبت پیدا کرتا ہے۔ حضور نے اس سلسلہ میں اس بات کی بھی دعوت دی کہ دوست حضور کے پاس آکر رہیں اور اس ذوق سے حصہ لیں جو حضور کو عطا کیا گیا ہے۔ فرماتے ہیں :-

"اسی بناء پر یہ عاجز اس سلسلہ کے قائم رکھنے کے لئے مامور کیا گیا ہے۔ اور چاہتا ہے کہ صحبت میں رہنے والوں کا سلسلہ اور بھی زیادہ وسعت سے بڑھا دیا جائے۔ اور ایسے لوگ دن رات صحبت میں رہیں اور جو محبت اور یقین کے بڑھانے کے لئے شوق رکھتے ہوں اور ان پر وہ انوار ظاہر ہوں کہ جو اس عاجز پر ظاہر کئے گئے ہیں اور وہ ذوق ان کو عطا ہو جو اس عاجز کو عطا کیا گیا ہے تا اسلام کی روشنی عام طور پر دنیا میں پھیل جائے اور حقارت اور ذلت کا سیاہ داغ مسلمانوں کی پیشانی سے دھویا جائے۔ اسی کی بشارت دے کر خداوند خدا نے مجھے بھیجا اور کہا کہ "بخرام کہ وقت تو نزدیک رسید و پائے محمدیاں بر منار بلند تر محکم افتاد۔"

(فتح اسلام صفحہ ۳۷-۳۹)

یہ ایک نفسیاتی نکتہ ہے کہ قوم کو ابھارنے کے لئے ضروری ہے کہ اسے اچھے الفاظ سے یاد کیا جائے۔ اگر آپ دیانت داری کا ذکر کرتے رہیں گے تو لوگ یقیناً زیادہ دیانت دار ہو جائیں گے۔ بہادر کہیں گے تو قوم بہادری کی طرف قدم بڑھانا شروع کر دے گی۔ اب حضور کی تحریر کا یہ اقتباس ملاحظہ فرمائیں :-

"اے مسلمانو! جو اولوالعزم مومنوں کے آثارِ باقیہ ہو اور نیک لوگوں کی ذریت ہو انکار اور بدظنی کی طرف جلدی نہ کرو اور اس خوفناک وبا سے ڈرو جو تمہارے اردگرد پھیل رہی ہے اور بے شمار لوگ اس کے دامِ فریب میں آ گئے ہیں۔ تم دیکھتے ہو کہ کس قدر زور سے دینِ اسلام کے مٹانے کے لئے کوشش ہو رہی ہے کیا تم پر یہ حق نہیں کہ تم بھی کوشش کرو۔"

(فتح اسلام صفحہ ۵۲)

اولوالعزم مومنوں کے آثارِ باقیہ اور نیک لوگوں کی ذریت۔ کس قدر بڑا اعزاز ہے یہ۔ اور کس اچھے طریق پر مسلمانوں کو بہادری اور نیکی کی ترغیب دی ہے۔

وہ لوگ جو حضور کی سخت مخالفت کر رہے تھے ان کو بھی حضور نے نہایت عزت سے خطاب کیا۔ فرماتے ہیں :-

"اے شک کرنے والو! آسمانی فیصلہ کی طرف آجاؤ! اے بزرگو! اے مولویو! اے قوم کے منتخب لوگو! خدا تعالیٰ آپ کی آنکھیں کھولے۔ غیظ و غضب میں آکر حد سے مت بڑھو۔ میری اس کتاب کے دونوں حصوں کو غور سے پڑھو کہ ان میں نور اور ہدایت ہے۔ خدا تعالیٰ سے ڈرو۔ اور اپنی زبانوں کو تکفیر سے تھام لو۔ خدا تعالیٰ خوب جانتا ہے کہ میں ایک مسلمان ہوں"

(ازالہ اوہام صفحہ ۲)

جن لوگوں کو حضور دینی لحاظ سے اچھا سمجھتے تھے۔ ان قدردانی کی تو بات ہی کیا تھی۔ عبداللہ غزنوی کے متعلق فرمایا :-

"ایک بزرگ غایت درجہ کے صالح جو مردانِ خدا میں سے تھے اور مکالمہ الٰہیہ کے شرف سے بھی مشرف تھے۔ اور بمرتبہ کمال اتباعِ سنت کرنے والے اور تقویٰ اور طہارت کے جمیع مراتب اور مدارج کو ملحوظ اور مرعی رکھنے والے تھے اور ان صادقوں اور راستبازوں میں سے تھے جن کو خدا تعالیٰ نے اپنی طرف کھینچا ہوا ہوتا ہے۔ اور پرلے درجے کے معمور الاوقات اور یادِ الٰہی میں محو اور غریق اور اسی راہ میں کھوئے گئے تھے جن کا نام نامی عبداللہ غزنوی تھا۔"

(ازالہ اوہام صفحہ ۹۴ و صفحہ ۹۵ حاشیہ)

علماء کی خاص طور پر آپ کے دل میں قدر تھی اگرچہ مخالفت بھی سب سے زیادہ علماء ہی کرتے تھے لیکن اس کے باوجود حضور کے دل میں ان کی بڑی عزت تھی۔ ازالہ اوہام میں حضور نے تحریر فرمایا :-

"علمائے ہند کی خدمت میں نیازنامہ اے برادرانِ دین و علمائے شرع متین! آپ صاحبان میری ان معروضات کو متوجہ ہو کر سنیں۔"

(صفحہ ۱۹۰)

اسی طرح "کتاب البریہ" میں تحریر فرمایا۔

"پنجاب اور ہندوستان کے مشائخ اور صلحاء اور اہل اللہ باصفا کو حضرت عزت اللہ جل شانہٗ کی قسم دے کر ایک درخواست ہے۔ اے بزرگانِ دین و عباد اللہ الصالحین میں اس وقت اللہ جل شانہٗ کی قسم دے کر ایک ایسی درخواست آپ کے سامنے پیش کرتا ہوں جس پر توجہ کرنا آپ صاحبوں پر رفع فتنہ و فساد کے لئے فرض ہے کیونکہ آپ لوگ فراست اور بصیرت رکھتے ہیں اور نہ صرف اٹکل سے بلکہ نور اللہ سے دیکھتے ہیں اور اگرچہ ایسے ضروری امر میں جس میں تمام مسلمانوں کی ہمدردی ہے اور اسلام کے ایک بڑے بھاری تفرقہ کو مٹانا ہے قسم کی بھی کچھ ضرورت نہیں تھی مگر چونکہ بعض صاحب ایسے بھی ہوتے ہیں کہ اپنے بعض مصالح کی وجہ سے خاموش رہنا پسند کرتے ہیں اور خیال کرتے ہیں کہ سچی شہادت میں عام لوگوں کی ناراضگی مقصود ہے اور جھوٹ بولنے میں معصیت ہے۔ اور نہیں سمجھتے کہ اخفاءِ شہادت بھی ایک معصیت ہے ان لوگوں کو توجہ دلانے کے لئے قسم دینے کی ضرورت پڑی۔"

(روحانی خزائن صفحہ ۱۳)

نیز حضور نے فرمایا :-

"سو اب میں بکمال ادب و انکسار حضرات علماءِ مسلمانان و علماءِ عیسائیان و پنڈتان ہندوان و آریان یہ اشتہار بھیجتا ہوں اور اطلاع دیتا ہوں کہ میں اخلاقی و اعتقادی و ایمانی کمزوریوں اور غلطیوں کی اصلاح کے لئے دنیا میں بھیجا گیا ہوں۔" (اربعین ۱ صفحہ ۱

روحانی خزائن جلد ۱۷ صفحہ ۳۴۳)

"اے بزرگو! اور قوم کے مشائخ اور علماء! پھر میں آپ لوگوں کو اللہ تعالیٰ کی قسم دیتا ہوں کہ اس درخواست کو ضرور قبول فرمائیں!

(اربعین ۲ صفحہ ۳۰)

"میں محض نصیحتاً للہ مخالف علماء اور ان کے ہم خیال لوگوں کو کہتا ہوں کہ گالیاں دینا اور بد زبانی کرنا طریقِ شرافت نہیں ہے اگر آپ لوگوں کی یہی طینت ہے تو خیر آپ کی مرضی لیکن اگر مجھے آپ لوگ کاذب سمجھتے ہیں تو آپ کو یہ بھی تو اختیار ہے کہ مساجد میں اکٹھے ہو کر یا الگ الگ میرے پر بددعائیں کریں اور رو رو کر میرا استیصال چاہیں پھر اگر میں کاذب ہوں گا تو ضرور وہ دعائیں قبول ہوں گی۔"

(اربعین ۴ صفحہ ۵

روحانی خزائن نمبر ۷ صفحہ ۴۷۲)

سید نذیر حسین ملقب بہ شیخ الکل کے متعلق حضور فرماتے ہیں :-

"میں نے یہ بھی لکھ بھیجا کہ حضرت مجھے اجازت دیجئے اور اپنی خاص تحریر سے مجھے اشارہ فرمائیے تو میں آپ کے مکان پر حاضر ہو جاؤں گا۔"

(صفحہ ۲۶۱ - سنہ ۱۸۹۱ء)

امہات المومنین کے مصنف نے اپنے انتہائی خبثِ باطن کا اظہار کیا تھا حضور نے حکومت سے اس بات کی درخواست کو نامنظور فرمایا کہ کتاب کو ضبط کر لیا جائے کیونکہ کتاب تو چھپ چکی تھی اور ہزاروں ہاتھوں میں جا چکی تھی۔ حضور نے یہ تجویز پیش فرمائی کہ اس کتاب کا دلائل کے ساتھ رد کیا جائے۔ حضور فرماتے ہیں :-

"یاد رکھنا چاہیئے کہ تمام مسلمانوں پر اب یہ فرض ہے کہ اس طوفانِ ضلالت کا جلد تر فکر کریں۔ مگر اس طریق سے کہ اس کام کے لئے ایک شخص کو منتخب کر کے نرمی اور تہذیب کے ساتھ تمام عیسائی حملوں کا رد لکھاویں اور ایسی کتاب

میں نہ صرف رد ہونا چاہیئے بلکہ اسلامی تعلیم کی عمدگی اور خوبی اور فضیلت بھی ایسے آسان فہم طریق سے مندرج ہونی چاہیئے جس سے ہر ایک طبیعت اور استعداد کا آدمی پوری تسلی پا سکے۔"

فریاد درد صفحہ ۱۱
(بحوالہ روحانی خزائن صفحہ ۳۸۱)

"سو میں ہر ایک مسلمان کو کہتا ہوں اور کہوں گا کہ تم شر کا مقابلہ ہرگز نہ کرو خاک ہو جاؤ اور خدا کو دکھلاؤ کہ کیسے ہم نے صبر کے حکم کی تعمیل کی۔ صبر کرنے والوں کے لئے بغیر کسی اشد ضرورت کے میموریل کی بھی کچھ ضرورت نہیں کہ یہ حرکت بھی بے صبری کے داغ اپنے اندر رکھتی ہے۔ ہاں خدا نے ہم پر فرض کر دیا ہے کہ جھوٹے الزامات کو حکمت اور موعظت حسنہ کے ساتھ دور کریں اور خدا جانتا ہے کہ کبھی ہم نے جواب کے وقت نرمی اور آہستگی کو ہاتھ سے نہیں دیا اور ہمیشہ نرم اور ملائم الفاظ سے کام لیا ہے۔"

فریاد درد
(بحوالہ روحانی خزائن جلد ۱۳ صفحہ ۳۸۵)

"غرض یہ کام ہے جو مسلمانوں کی ذریت کو موجودہ زہریلی ہواؤں سے بچا سکتا ہے مگر یہ ایسے طرز سے ہونا چاہیئے کہ ایک جواب قرآن شریف کے حوالہ سے ہو تا اس طرح پر جواب بھی ہو جائے اور حق کے طالبوں کو قرآن شریف کے اہم مقامات کی تفسیر پر بھی بخوبی اطلاع ہو جائے۔"

فریاد درد صفحہ ۲۶
(بحوالہ روحانی خزائن صفحہ ۳۹۴)

"اب مجھے بے دھڑک کہنے دو کہ اس وقت سچا مسلمان وہی ہے جو اسلام کی حالت پر کچھ ہمدردی دکھا دے اور بباعث سخت دلی اور لاپرواہی یا ناحق کے دور دراز کے خیالات سے ہمدردی سے منہ نہ پھیرے۔ اے مردانِ ہمت شعار وہ انتظام جواب ہونا چاہیئے۔ مجھے شرم آتی ہے کہاں تک میں بار بار لکھوں۔ اے قوم کے چمکتے ستارو! اور معزز بزرگو! خدا آپ لوگوں کے دلوں کو الہام کرے۔ خدا کے لئے اس طرف توجہ کرو۔"
(فریاد درد صفحہ ۳۵ بحوالہ خزائن صفحہ ۴۰۳)

ان تحریروں سے نہ صرف اسلام سے محبت اور مسلمانوں سے سچی ہمدردی ٹپکتی ہے بلکہ حضور نے مسلمانوں کو "چمکتے ہوئے ستارے" اور "معزز بزرگ" کے الفاظ سے یاد کر کے اپنی وسیع القلبی کا بھی اظہار فرمایا ہے۔

اور ایسا کیوں نہ ہوتا جب کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام اس یقین سے پُر تھے کہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی کامل اتباع سے دل میں روحانیت کے چشمے پھوٹنے لگتے ہیں اور

اِنَّ اَکْرَمَکُمْ عِنْدَ اللّٰہِ اَتْقٰکُمْ (الحجرات)

کے مطابق اعزاز کا معیار بھی یہی ہے۔ حضور ازالہ اوہام میں فرماتے ہیں:۔

"میری اس بات پر کسی بدظنی سے کام نہ لینا۔ میں محمدی ہوں۔ اور محمدیوں کو بحمد اللہ کچھ ایسے انعامات عطا ہوئے ہیں کہ اگر ان میں سے کوئی سر ورمیں آ کر اللہ کی پاک جناب میں انت عبدی وانا ربک کہہ دے تو انشاء اللہ تعالےٰ جہنمی نہ ہو اگر عقیدہ صحیح یہی ہے کہ الٰہی "انت ربی وانا عبدک"

(بحوالہ روحانی خزائن جلد ۳ صفحہ ۲۲۵)

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی تصنیف لطیف "نجم الہدیٰ" کی چند عبارتیں ملاحظہ فرمایئے ان میں حضور نے مسلمانوں کو بھائی۔ بزرگ۔ شریف۔ ادیب اور فاضل جیسے معزز الفاظ سے یاد فرمایا ہے۔ حضور فرماتے ہیں:۔

"مسیح کی انتظار کرتے کرتے لوگوں نے بہت رنج اٹھایا ہے اور حوادث کے نیچے کچلے گئے ہیں اور انتظار کرتے کرتے لوگوں کی آنکھیں پک گئیں۔ اے بزرگو! اور شریفو! خدا تم پر رحم کرے اور اپنے پاس سے تمہیں روشنی عطا فرمائے نظر کرو اور دوبارہ دیکھو اور خوب غور کرو کیا خدا تعالےٰ کا وعدہ نہیں ہے کہ وہ مسیح موعود کو صلیبی زلزلوں کے وقت میں نازل کرے گا اور پھر وہ مسلمانوں پر رحمت اور مدد کے ساتھ متوجہ ہو گا"

(نجم الہدیٰ صفحہ ۱۶)

بزرگ اور شریف کے الفاظ کے استعمال کے علاوہ ان کے لئے دعا بھی فرمائی ہے کہ اللہ تعالےٰ ان پر رحم فرمائے نیز حضور فرماتے ہیں:۔

"میں نے اس ملک کے علماء پر وہ کتابیں پیش کیں اور کہا کہ اے فاضلو اور ادیبو! تمہارا میری نسبت یہ گمان تھا کہ میں اُمّی اور جاہل ہوں اور درحقیقت میں ایسا ہی تھا اگر خدا تعالےٰ کی تائید میرے شامل نہ ہوتی۔"

(نجم الہدیٰ صفحہ ۳۰)

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے پیش نظر ہمیشہ مسلمانوں کی جسمانی اور روحانی بہبود رہی۔ حضور کا دل ہمیشہ اس بات کے لئے گداز رہتا تھا کہ مسلمان دنیا میں ترقی کریں اور اسلام ساری دنیا میں پھیل جائے۔ کیونکہ اسلام ہی دنیا کو امن عطا کر سکتا ہے۔ لیکن نہ صرف اس کا نام بلکہ صرف اور صرف اس کی سچی تعلیم پر عمل کرنا ہی دنیا کے دکھوں کا مداوا بن سکتا ہے۔ حضور ہمیشہ اللہ تعالےٰ کے حضور گڑ گڑا کر دعائیں کرتے تھے کہ اللہ تعالےٰ لوگوں کو اسلام سے متمتع ہونے کی توفیق عطا فرمائے۔ حضور نے بار بار اپنی بعثت کے مقصد کی طرف توجہ دلائی۔ اور نہایت پیار اور محبت سے دنیا کو اپنی طرف بلایا۔ یہ اپنی طرف بلانا دراصل خدا اور خدا کے رسول محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف بلانا تھا۔ کیونکہ حضور کی بعثت خدا اور خدا کے رسولؐ کی پیشگوئیوں ہی کے مطابق ہوئی تھی۔ حضور پر ایمان لانا دراصل خدا اور خدا کے رسولؐ پر ایمان کی تجدید کا حکم رکھتا ہے نجم الہدیٰ ہی کی ایک دو اور عبارتیں ملاحظہ فرمایئے۔ حضور فرماتے ہیں:۔

"اے بھائیو! اکیلے اکیلے ہو کر کھڑے ہو جاؤ اور پھر انصاف کی رو سے فکر کرو اور دشمنوں کی طرح مت ہو۔ کیا تمہارا دل یہ فتویٰ دیتا ہے کہ مصیبتیں اس حد تک پہنچیں اور مسلمانوں پر زمین تنگ ہو جائے۔ اور فتنے بکثرت ہو جائیں۔ یہاں تک کہ ان کے دلوں پر لرزہ پڑے اور بے قراریاں بڑھ جائیں پھر باوجود ان تمام آفتوں کے خدا تعالےٰ کی مدد آسمان سے نازل نہ ہو اور خدا تعالےٰ کا وعدہ پورا نہ ہو۔ اور صدی کا سرا اُس بادل کی طرح گزر جائے جس میں پانی نہ ہو۔ اور کسی مجدد اور امام کا منہ اس میں ظاہر نہ ہو اور خدا تعالےٰ کی غیرت کی دیگ جوش میں نہ آئے باوجود یہ کہ فتنے ابر کی طرح محیط ہو جائیں۔"

(نجم الہدیٰ صفحہ ۱۵)

"مجھے اکثر کافر کہتے ہیں اور نہیں جانتے کہ کس کو کہہ رہے ہیں اور حق سے منہ پھیرتے ہیں اور قبول نہیں کرتے اور خدا تعالیٰ کے نشان دیکھتے ہیں اور مجھے گالیاں دیتے ہیں اور میری بیخ کنی کے لئے کوشش کرتے اور منصوبے بناتے ہیں۔ اور مجھ سے اور میری جماعت سے ٹھٹھا کرتے ہیں۔ وہ بُرے بُرے نام رکھتے ہیں اور عنقریب ظالم لوگ جان لیں گے کہ کہاں پھیرے جاتے ہیں۔ پھر اے بزرگوں کے گروہ آپ لوگوں کو معلوم ہو کہ مجھے کئی سال سے الہام ہو رہا ہے اور میں اس بات کو عام و خاص پر ظاہر کرنے کے لئے حکم کیا گیا ہوں کہ وہ مسیح صدیق جس کے اترنے کے لئے اس امت کو وعدہ دیا گیا ہے کہ وہ صلیبی فتنوں کے شائع ہونے کے وقت اُترے گا وہی بندہ ہے جو صدی کے سر پر مبعوث کیا گیا۔"

(نجم الہدیٰ صفحہ ۹۴-۹۵)

(باقی)

ضروری اعلان

جلسہ سالانہ پر اخبار بدر کا خصوصی نمبر شائع کیا جائے گا۔ انشاء اللہ اہل قلم حضرات سے درخواست ہے کہ وہ اپنے علمی مضامین جلد ارسال فرما کر شکریہ کا موقعہ دیں

(ایڈیٹر بدر)

خطبہ جمعہ (بقیہ صفحہ ۴)

یہ بڑی جامع دعا ہے

اور خدا کرے کہ ہم منعم علیہم گروہ میں شامل کئے جائیں اور جس دن سب انسانوں نے اُس کے حضور اکٹھا ہونا ہے۔ اس دن اس گروہ میں شامل نہ ہوں جو اسکی نگاہ میں مغضوب ہے یا ضال ہے۔ آمین

باہمی محبّت اور صلح جوئی

مکرم نذیر احمد صاحب خادم لاکھا روڈ سندھ

جماعت احمدیہ کو اللہ تعالیٰ نے اس غرض سے قائم فرمایا ہے کہ یہ جماعت دنیا بھر میں اسلام کو تمام دوسرے ادیان پر غالب کرے اور شریعتِ حقّہ اسلامیہ کو اس حسین ترین شکل میں از سرِ نو قائم کرے جس کا نمونہ حضور خاتم النبیین و خیر المرسلین سیدنا حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے پیش فرمایا تھا۔ اور جو آج بھی قرآن کریم اور سنّتِ نبوی اور احادیثِ رسول ؐ کی شکل میں ہمارے پاس موجود ہے۔ اور جس کا زندہ عملی نمونہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام اور آپ ؑ کے خلفاء کرام کے مبارک وجودوں کے ذریعہ ہمیں بفضل اللہ تعالیٰ میسّر ہے۔ ظاہر ہے کہ تمام اکنافِ عالم میں غلبۂ اسلام اشاعتِ دینِ خیر الانام ؐ اور اسلامی شریعت کا قیام اسی صورت میں ممکن ہے جبکہ ہم باہمی اتحاد محبّت و اخوت اور صلح جوئی کی فضا میں بُنْیَانٌ مَّرْصُوْصٌ ، سیسہ پگھلائی ہوئی دیوار کی صورت میں مضبوط و متحد ہو کر اور منظم و مربوط رنگ میں مسلسل قربانیاں دیتے چلے جائیں اور اللہ تعالیٰ کے حضور عاجزانہ دعائیں کرتے رہیں کہ وہ ہمیں دین کی ضروریات اور اسلام کے مفاد کو ہر بات پر مقدم رکھنے کی توفیق عطا فرمائے۔ اور خدا نہ کرے کہ ہماری باہمی رنجشیں اور ناراضیاں غلبۂ اسلام کی عظیم مہم پر اثر انداز ہوں۔

ایک مخلص احمدی مسلمان کی پہچان ہی یہ ہے کہ وہ اپنے تمام جذبات اور مفادات کو دینِ اسلام کی ضروریات پر قربان کرنے والا ہو۔ ہم نے یہ عہد کر رکھا ہے کہ ہم دینی مفاد کی خاطر اپنی جان و مال و وقت اور عزّت تک کو قربان کرنے کے لئے ہر دم تیّار رہیں گے اور دین کو دنیا اور اس کے اغراض پر ہر حال میں مقدم رکھیں گے۔

اگر ہم میں تحمّل و بردباری، عفو و درگذر اور صلح جوئی کی صفات کا فقدان ہو تو ہم خدمتِ اسلام کے مقدس فرض کو کیونکر بجا لا سکتے ہیں پس ہمیں رسولِ کریم صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ ؐ کے لائے ہوئے کامل دین کی عزّت و عظمت اور حکومت کو دنیا میں قائم کرنے کے لئے اپنی عزّتوں اور جذبات کو قربان کرنا ہو گا۔ جب تک رسولِ کریم صلی اللہ علیہ وسلم اور اسلام کی تعلیمات کا حُسن و جمال دنیا کے ہر انسان کو اپنا گرویدہ نہیں بنا لیتا۔ اور جب تک دنیا میں ایک بھی انسان اسلام کے بارہ میں غلط فہمی میں مبتلا ہے۔ ہم اپنی کسی عزت کا دعویٰ ہی نہیں کر سکتے ہماری اصل عزّت اور شان یہی ہے کہ اپنی تمام خداداد نعمتوں اور وسائل طاقتوں اور صلاحیتوں کو خدمتِ اسلام میں خرچ کر دیں اور پھر بھی یہی سمجھیں اور کہیں کہ:-

"حق تو یہ ہے کہ حق ادا نہ ہوا"

لیکن یہ روح اور یہ جذبہ اس وقت تک پیدا نہیں ہو سکتا جب تک ہمارے دلوں میں اللہ تعالیٰ اس کے رسول اور اس کے دین کی محبّت ہر دوسری محبّت سے بڑھ کر نہ ہو اور جب تک ہم باہمی الفت اخوت و محبّت اور صلح جوئی کا طریق نہ اپنائیں اور رُحَمَاءُ بَيْنَهُمْ آپس میں ایک دوسرے سے رحمدلی و ملاطفت سے پیش آنے کی تصویر نہ بن جائیں۔ اللہ تعالیٰ نے اپنے نیک بندوں کی ایک صفت یہ بھی بیان فرمائی ہے کہ وہ دعا کرتے رہتے ہیں کہ:-

رَبَّنَا اغْفِرْ لَنَا وَلِإِخْوَانِنَا الَّذِيْنَ سَبَقُوْنَا بِالْإِيْمَانِ وَلَا تَجْعَلْ فِيْ قُلُوْبِنَا غِلًّا لِّلَّذِيْنَ اٰمَنُوْا رَبَّنَا إِنَّكَ رَءُوْفٌ رَّحِيْمٌ

(الحشر ع ۱)

اے ہمارے رب! ہم کو اور ہمارے ان بھائیوں کو بخش دے جو ہم سے پہلے ایمان لا چکے ہیں۔ اور ہمارے دلوں میں مومنوں کا کینہ نہ پیدا ہونے دے۔ اے ہمارے رب تو بہت مہربان اور بے انتہا کرم کرنے والا ہے

پس مومن کینہ توز نہیں ہوتا۔ بلکہ ہر قسم کے بغض و کینہ سے اپنے دل کو پاک رکھنے کی دعا کرتا رہتا ہے۔ اور اپنے بھائی کے لئے خیر خواہی کے جذبات رکھتا ہے اور اس کے لئے بخشش کی دعا مانگتا ہے اور اگر کسی مومن بھائی سے غلطی ہو جائے تو اس کے قصور کو معاف کر دیتا ہے غصّے کو پی جاتا اور عفو و درگذر سے کام لیتا ہے۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ اپنے سچے مومن بندوں کے بارے میں فرماتا ہے کہ:-

وَالْمُؤْمِنُوْنَ وَالْمُؤْمِنَاتُ بَعْضُهُمْ أَوْلِيَاءُ بَعْضٍ

(التوبہ: ع)

وَالْكَاظِمِيْنَ الْغَيْظَ وَالْعَافِيْنَ عَنِ النَّاسِ وَاللّٰهُ يُحِبُّ الْمُحْسِنِيْنَ

(آلِ عمران: ع)

وَلْيَعْفُوْا وَلْيَصْفَحُوْا أَلَا تُحِبُّوْنَ أَنْ يَّغْفِرَ اللّٰهُ لَكُمْ وَاللّٰهُ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ

(النور ع)

ترجمہ: اور مومن مرد اور مومن عورتیں آپس میں ایک دوسرے کے دوست ہیں اور غصّہ کو دبانے والے اور لوگوں کو معاف کرنے والے ہیں اور اللہ محسنوں سے محبّت کرتا ہے"۔

اور چاہیئے کہ وہ عفو سے کام لیں اور درگذر کریں کیا تم نہیں چاہتے کہ اللہ تعالیٰ تمہارے قصور معاف کرے۔ اور اللہ بہت محبّت کرنے والا اور بار بار رحم کرنے والا ہے۔

پھر اللہ تعالیٰ نے خاص ہدایت دی ہے کہ اگر مومنوں میں سے دو گروہ آپس میں ناراض ہو جائیں یا اُن میں لڑائی جھگڑا تک نوبت آ جائے تو دوسرے مومن انہیں اُن کے حال پر نہ چھوڑ دیں۔ اور خاموش تماشائی نہ بنے رہیں بلکہ اُن کا یہ فرض ہے کہ ان دونوں کے درمیان صلح کروا دیا کریں۔ اور اگر ایک فریق صلح پر راضی نہ ہو رہا ہو تو سب مومن مل کر اس پر دباؤ ڈالیں۔ لیکن یہ نہ ہو کہ وہ انصاف کا خون کر کے اُلٹا اسی فریق کا ساتھ دینے لگ جائیں۔ جو فتنہ پرداز اور صلح پر راضی نہ ہونے والا ہو بلکہ صلح کرواتے وقت ہر قسم کے ذاتی تعلقات و مفادات کو بالائے طاق رکھتے ہوئے اور ہر قسم کے دھڑے بندیوں سے بے نیاز ہو کر حرف اور صرف انصاف، تقویٰ شعاری اور دیانت داری سے کام لیں تاکہ مومنوں میں باہم اتحاد کی فضا قائم ہو اور ہر قسم کی فتنہ انگیزی کی جڑ کٹ جائے۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ:-

وَإِنْ طَائِفَتَانِ مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ اقْتَتَلُوْا فَأَصْلِحُوْا بَيْنَهُمَا فَإِنْ بَغَتْ إِحْدَاهُمَا عَلَى الْأُخْرٰى فَقَاتِلُوا الَّتِيْ تَبْغِيْ حَتّٰى تَفِيْءَ إِلٰى أَمْرِ اللّٰهِ ج فَإِنْ فَاءَتْ فَأَصْلِحُوْا بَيْنَهُمَا بِالْعَدْلِ وَأَقْسِطُوْا إِنَّ اللّٰهَ يُحِبُّ الْمُقْسِطِيْنَ إِنَّمَا الْمُؤْمِنُوْنَ إِخْوَةٌ فَأَصْلِحُوْا بَيْنَ أَخَوَيْكُمْ وَاتَّقُوا اللّٰهَ لَعَلَّكُمْ تُرْحَمُوْنَ

(الحجرات: ع ۱)

ترجمہ:- اور اگر مومنوں کے دو گروہ آپس میں لڑ پڑیں تو ان دونوں میں صلح کرا دو۔ پھر اگر صلح ہو جانے کے بعد ان میں سے کوئی ایک دوسرے پر چڑھائی کرے تو سب مل کر اس چڑھائی کرنے والے کے خلاف جنگ کرو یہاں تک کہ وہ اللہ کے حکم کی طرف لوٹ آئے۔ پھر اگر وہ اللہ کے حکم کی طرف لوٹ آئے تو عدل کے ساتھ ان (دونوں لڑنے والوں) میں صلح کرا دو۔ اور انصاف کو مدِّنظر رکھو۔ اللہ انصاف کرنے والوں کو پسند کرتا ہے مومنوں کا رشتہ آپس میں صرف بھائی بھائی کا ہے پس تم اپنے دو بھائیوں کے درمیان جو آپس میں لڑتے ہوں صلح کرا دیا کرو۔ اور اللہ کا تقویٰ اختیار کرو تاکہ تم پر رحم کیا جائے"۔

اسی طرح ایک دوسرے مقام پر باہمی اتفاق و اتحاد اور یکجہتی کی تاکید کرتے ہوئے اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ:-

(۱) وَاعْتَصِمُوْا بِحَبْلِ اللّٰهِ جَمِيْعًا وَّلَا تَفَرَّقُوْا ص وَاذْكُرُوْا نِعْمَتَ اللّٰهِ عَلَيْكُمْ إِذْ كُنْتُمْ أَعْدَاءً فَأَلَّفَ بَيْنَ قُلُوْبِكُمْ فَأَصْبَحْتُمْ بِنِعْمَتِهٖ إِخْوَانًا ج

(آلِ عمران ع ۱۱)

اور تم سب کے سب اللہ کی رسّی کو مضبوطی سے پکڑ لو اور پراگندہ مت ہو۔ اور اللہ کا احسان جو اس نے تم پر کیا ہے یاد کرو جب تم ایک دوسرے کے دشمن تھے اس نے تمہارے دلوں میں الفت پیدا کر دی جس کے نتیجہ میں تم اس کے احسان سے بھائی بھائی بن گئے

(۲) وَاَطِيْعُوا اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ وَلَا تَنَازَعُوْا فَتَفْشَلُوْا وَتَذْهَبَ رِيْحُكُمْ وَاصْبِرُوْا ؕ

(الانفال ع ۶)

اور اللہ اور اس کے رسول کی اطاعت کرتے رہا کرو۔ اور آپس میں اختلاف نہ کیا کرو (اگر ایسا کرو گے) تو دل چھوڑ بیٹھو گے۔ اور تمہاری طاقت جاتی رہے گی اور صبر کرتے رہو۔

قرآن کریم کے بعد اب ہم احادیث کی رو سے باہمی محبت و الفت اور صلح جوئی کی اہمیت واضح کرتے ہیں۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں کہ:-

(۱) لَا تَدْخُلُوا الْجَنَّةَ حَتّٰى تُؤْمِنُوْا وَلَا تُؤْمِنُوْا حَتّٰى تَحَابُّوْا اَوَلَا اَدُلُّكُمْ عَلٰى شَيْءٍ اِذَا فَعَلْتُمُوْهُ تَحَابَبْتُمْ اَفْشُوا السَّلَامَ بَيْنَكُمْ

(مسلم)

تم جنت میں داخل نہیں ہوگے یہاں تک کہ تم مومن نہ بن جاؤ۔ اور تم مومن نہیں بن سکتے جب تک آپس میں ایکدوسرے سے محبت نہ کرو اور کیا میں تمہیں وہ چیز نہ بتاؤں کہ جب تم اس پر عمل کرو گے تو ایک دوسرے سے محبت کرنے لگ جاؤ گے (اور وہ چیز یہ ہے کہ السلام علیکم کو اپنے درمیان ضرور رواج دو

(۲) لَا تَبَاغَضُوْا وَلَا تَحَاسَدُوْا وَلَا تَدَابَرُوْا وَلَا تَقَاطَعُوْا وَكُوْنُوْا عِبَادَ اللّٰهِ اِخْوَانًا وَلَا يَحِلُّ لِمُسْلِمٍ اَنْ يَّهْجُرَ اَخَاهُ فَوْقَ ثَلَاثٍ

(بخاری کتاب الادب)

ایک دوسرے سے بغض نہ کرو اور نہ ہی حسد کرو اور بے رحمی اور بے تعلقی اختیار نہ کرو اور آپس میں ایک دوسرے سے تعلقات مت توڑو بلکہ اے اللہ کے بندو! بھائی بھائی بن کر رہو (اور یاد رکھو کہ) کسی مسلمان کے لئے یہ بات جائز نہیں کہ وہ اپنے بھائی سے تین دن سے زیادہ ناراض رہے اور قطع تعلق رکھے۔"

(۳) حضرت معاویہؓ سے مروی ہے حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ:-

اَفْضَلُ الْفَضَائِلِ اَنْ تَصِلَ مَنْ قَطَعَكَ وَتُعْطِيَ مَنْ مَنَعَكَ وَتَصْفَحَ عَمَّنْ شَتَمَكَ

(مسند احمد)

سب سے بڑی فضیلت یہ ہے کہ تو اس سے بھی تعلق قائم رکھے جو تعلقات توڑتا ہے۔ اور جو تجھے نہیں دیتا تو اسے بھی دے اور جو تجھے برا بھلا کہتا ہے تو اس سے بھی درگذر کرے۔

(۴) حضرت ابوہریرہ سے روایت ہے کہ رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ:-

مَا نَقَصَتْ صَدَقَةٌ مِنْ مَالٍ وَلَا عَفَا رَجُلٌ عَنْ مَظْلَمَةٍ اِلَّا زَادَهُ اللّٰهُ عِزًّا وَّلَا تَوَاضَعَ (مسند احمد)

صدقہ سے مال کم نہیں ہوتا۔ اور جو شخص دوسرے کے قصور معاف کر دیتا ہے۔ اللہ تعالےٰ اسے اور زیادہ عزت دیتا ہے اور کسی کے قصور معاف کرنے سے عزت میں کمی نہیں ہوتی۔"

(۵) حضرت نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مومنوں کی باہمی محبت و مودت کا نقشہ بڑے ہی حسین الفاظ اور جامع و مانع انداز میں کھینچتے ہوئے ارشاد فرمایا کہ:- تَرَى الْمُؤْمِنِيْنَ فِيْ تَرَاحُمِهِمْ وَتَوَادِّهِمْ وَتَعَاطُفِهِمْ كَمَثَلِ الْجَسَدِ اِذَا اشْتَكٰى عُضْوًا تَدَاعٰى لَهٗ سَائِرُ جَسَدِهٖ بِالسَّهَرِ وَالْحُمّٰى"۔ (بخاری کتاب الادب)

ترجمہ:- تو آپس کی رحمدلی محبت اور ملاطفت کے اعتبار سے مومنوں کو ایک ہی جسم و جان کی مانند پائے گا۔ کہ جسطرح جسم کے ایک عضو کے بیمار ہو جانے سے باقی سارا جسم شب بیداری اور بخار کی حالت میں مبتلا ہو جاتا ہے۔ اسی طرح ایک مومن بھائی کی تکلیف سے دوسرے تمام مومن بے چین و بے قرار ہو جاتے ہیں اور مومن بھائی کے دکھ درد میں شریک ہو کر اس کی حاجت روائی کی کوشش کرتے ہیں۔ ——— (باقی)

تربیتی اجلاسات

گزشتہ دنوں جماعت احمدیہ چک ایمرچھ کا ایک تربیتی اجلاس زیر صدارت محترم شیخ عبدالحمید صاحب صدر جماعت احمدیہ چک ایمرچھ منعقد ہوا۔ جلسے میں جماعت ہذا کے مردوں، عورتوں اور بچوں نے شرکت کی۔ اور بہت ہی شوق سے جلسہ کی کاروائی کو اول تا آخر سنا۔

تلاوت مولوی عبدالرحیم صاحب نے کی عزیز شاہد احمد نے نظم پڑھی۔ مولوی محمد ایوب صاحب نے تربیتی امور پر قریباً ایک گھنٹہ تک روشنی ڈالی۔ دعا پر یہ اجلاس برخواست ہوا۔

خاکسار: ناصر احمد خان قائد مجلس خدام الاحمدیہ چک ایمرچھ (کشمیر)

• مجلس اطفال الاحمدیہ قادیان کا مورخہ ۵/۹ کو ایک تربیتی اجلاس زیر صدارت مکرم چوہدری بدرالدین صاحب عامل جنرل سیکرٹری لوکل انجمن احمدیہ ہوا۔ تلاوت قرآن کریم عزیز حبیب احمد خادم نے کی نظم عزیز طاہر احمد حمید اور عزیز عبدالرحمن نے اکٹھے مل کر پڑھی۔

"صداقت حضرت مسیح موعود علیہ السلام" کے عنوان پر عزیز سید نیر دین الدین نے تقریر کی بعد ازاں عزیز مظفر احمد ناصر نے نظم پڑھی۔ اس کے بعد عزیز عبدالباسط قمر نے اطفال الاحمدیہ کی اہم ذمہ داریوں پر تقریر کی۔ پھر نظم عزیز اعجاز محمود نے پڑھی۔ اس کے بعد عزیز منور احمد طاہر نے "سچائی" کے عنوان پر تقریر کی۔ اس کے بعد عزیز نیر احمد طاہر نے نظم پڑھی۔

آخر میں خاکسار نے اور محترم صدر مجلس نے بچوں کو موقعہ کے مناسب حال مفید باتیں بتائیں۔ اور بعد دعا اجلاس اختتام پذیر ہوا۔

خاکسار: بشیر احمد خادم درویش سیکرٹری اطفال الاحمدیہ

اخبارِ قادیان

• مکرم مبارک احمد صاحب آف لنڈن مورخہ ۶/۱۱ کو زیارت مقامات مقدسہ کی غرض سے قادیان تشریف لائے اور مورخہ ۹/۱۱ کو واپس تشریف لے گئے۔

• مکرم قریشی سعید احمد صاحب درویش تاحال مکمل طور پر چلنے کے قابل نہیں ہوئے۔ موصوف کی دائیں ٹانگ میں ابھی زخم باقی ہے۔ جب گذشتہ دنوں لدھیانہ کے C.M.C ہسپتال میں چیک کرانے کی غرض سے گئے تو ایک اپریشن کیا گیا۔ احباب جماعت موصوف کی کامل صحت کے لئے دعا فرمائیں۔

• مکرم قریشی فضل حق صاحب درویش چند دنوں سے کھانسی اور بخار کی وجہ سے بیمار ہیں۔ احباب صحتِ کاملہ کے لئے دعا فرمائیں۔

• مورخہ ۷/۱۱ کو مجلس اطفال الاحمدیہ قادیان کا ایک تربیتی اجلاس منعقد ہوا۔ رپورٹ دوسری جگہ ملاحظہ ہو۔

درخواست ہائے دعا

(۱) خاکسارہ کے بھائی نعیم احمد اور عزیزہ احمد بہت بیمار ہیں۔ ان کی کامل شفایابی کے لئے احباب جماعت درویشان قادیان سے درد مندانہ درخواست دعا ہے ۱۰/- روپے بطور صدقہ ادا کئے ہیں

خاکسارہ: رضیہ سلطانہ احمدی بھدرک (اڑیسہ)

(۲) سید عارف احمد صاحب آف بھاگلپور نے ریلوے میں ملازمت کے لئے درخواست دی ہوئی ہے۔ ان کو ملازمت مل جانے اور نیک مقصد میں کامیابی کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

خاکسار: مظفر احمد ظفر متعلم جامعہ احمدیہ قادیان

(۳) خاکسار کی بڑی ہمشیرہ مکرمہ سیدہ بسیمہ خاتون صاحبہ پچھلے کئی دنوں سے سخت بیمار ہیں۔ ہسپتال میں زیر علاج ہیں۔ ان کی کامل شفایابی اور صحت و سلامتی والی لمبی عمر کے لئے نیز برادرم سید جاوید احمد صاحب کو مستقل ملازمت ملنے کے لئے تمام احباب جماعت سے دعا کی درخواست ہے۔

خاکسار: سید صباح الدین متعلم جامعہ احمدیہ

(باقی کالم ۲ دیکھیں)

(۴) خاکسار کی دادی جان محترمہ اکثر بیمار رہتی ہیں نیز خاکسار کی چھوٹی ہمشیرہ بھی درد شکم میں مبتلاء رہتی ہیں ہر دو کی کامل شفایابی اور صحت و سلامتی والی لمبی عمر کے لئے نیز ہمارے کاروبار میں ترقی کے لئے احباب جماعت سے دعا کی درخواست ہے۔

خاکسار: مصلح الدین سعدی متعلم ٹی آئی ہائی اسکول قادیان

(۵) مکرم خورشید احمد صاحب میر یاری پورہ بی اے فرسٹ ایئر کا اور محمد شعبان صاحب ڈار کنی پورہ بی اے فائنل کا امتحان نومبر میں دینے والے ہیں دونوں کی اعلیٰ کامیابی کیلئے۔ نیز خاکسار کی ہمشیرہ محترمہ کی صحت و سلامتی کیلئے تمام بزرگوں سے دعا کی درخواست ہے۔ خاکسار: محمد یوسف انور متعلم جامعہ احمدیہ قادیان

صداقتِ احمدیت کا نشان ـ جلسہ سالانہ

از مکرم مولوی سید فضل عمر صاحب کلکی مبلغ اڑیسہ

حضرت مسیح موعود علیہ السّلام بانی جماعت احمدیہ کی ایک نمایاں خصوصیت یہ تھی کہ کوئی اہم کام آپؑ بغیر اذن الٰہی کے نہیں کرتے۔ تھے اور آپ سے اللہ تعالیٰ کا وعدہ تھا کہ آپ کو اُس کی مدد ہر ایک دور کی راہ سے پہونچیگی اور ایسی راہوں سے پہونچیگی کہ وہ راہ لوگوں کے بہت چلنے سے گہرے ہو جائینگے اور اس کثرت سے لوگ آپ کی طرف آئینگے کہ جن راہوں پر وہ چلیں گے وہ عمیق ہو جائینگے۔ اور ایسے ایسے لوگ آپ کی مدد کریں گے جن کو اللہ تعالےٰ اپنی طرف سے الہام کریگا۔ (تذکرہ صفحہ ۳۶۹) اس وعدہ الٰہی کے موافق اموال اور کثرت سے لوگ آنے لگے۔ پھر آپ کو بیعت لینے کا حکم ملا۔ اور مبائعین کا حلقہ دن بدن وسیع سے وسیع تر ہوتا گیا۔ چنانچہ وسعت کے پیش نظر چند ہی سالوں بعد جماعت کی مختلف المقاصد (MULTIPURPOSE) ترقی اور روحانی تربیت کے لئے جلسہ سالانہ کا سلسلہ ۱۸۹۱ء سے جاری فرمایا۔ اور اُس کی بنیاد بھی اللہ تعالیٰ کے اِذن سے ہی رکھی گئی چنانچہ آپؑ نے فرمایا۔

"اِس جلسہ کو معمولی انسانی جلسوں کی طرح خیال نہ کریں یہ وہ امر ہے جس کی خالص تائیدِ حق اور اعلاء کلمہ اسلام پر بنیاد ہے۔ اِس سلسلہ کی بنیادی اینٹ خدا تعالےٰ نے اپنے ہاتھ سے رکھی ہے اور اِس کیلئے قومیں تیار کی ہیں جو عنقریب اِس میں آملیں گی کیونکہ یہ اس قادر کا فعل ہے جس کے آگے کوئی بات انہونی نہیں۔" اعلان ۷ر دسمبر ۱۸۹۲ء

اور اس جلسہ کے اغراض و مقاصد عالیہ آپؑ نے بیان فرمائے وہ آپؑ کے الفاظ میں درج ذیل ہیں:-

(۱) "تمام مخلصین داخلین سلسلہ بیعت اِس عاجز پر ظاہر ہو کہ بیعت کرنے سے غرض یہ ہے کہ تا دنیا کی محبت ٹھنڈی ہو اور اپنے مولیٰ کریم اور رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت دل پر غالب آجائے اور ایسی حالت انقطاع پیدا ہو جائے جس سے سفرِ آخرت مکروہ معلوم نہ ہو لیکن اس غرض کے حصول کے لئے صحبت میں رہنا اور ایک حصّہ اپنی عمر کا اِس راہ میں خرچ کرنا ضروری ہے تاکہ اگر خدا تعالیٰ چاہیئے تو کسی برہانِ یقینی کے مشاہدہ سے کمزوری اور ضعف اور کسل دور ہو اور یقین کامل پیدا ہو کر ذوق اور شوق اور ولولہ عشق پیدا ہو جائے۔" (آسمانی فیصلہ ٹائٹل صفحہ الف)

(۲) "حتی الوسع تمام دوستوں کو محض لِلّٰہ ربّانی باتوں کے سننے کے لئے اور دُعا میں شریک ہونے کے لئے اِس تاریخ پر آجانا چاہیئے۔" (ایضاً صفحہ ب)

(۳) "اور اِس جلسہ میں ایسے حقائق اور معارف کے سُنانے کا شغل رہے گا۔ جو ایمان اور یقین اور معرفت کو ترقی دینے کے لئے ضروری ہیں اور نیز اِن دوستوں کے لئے خاص .... دعائیں اور خاص توجہ ہوگی اور حتی الوسع بدرگاہِ ارحم الراحمین کوشش کی جائیگی کہ خدا تعالےٰ اپنی طرف اِن کو کھینچے اور اپنے لئے قبول کرے اور پاک تبدیلی اِن میں بخشے۔" (آسمانی فیصلہ ٹائٹل صفحہ ب)

(۴) "اور اِس اجتماع کی وجہ سے ایک عارضی فائدہ اِن جلسوں میں یہ بھی ہوگا کہ ہر یک نئے سال جس قدر نئے بھائی اِس جماعت میں داخل ہونگے وہ تاریخ مقررہ پر حاضر ہو کر اپنے پہلے بھائیوں کے منہ دیکھ لیں گے اور روشناسی ہو کر آپس میں رشتہ تودّد و تعارف ترقی پذیر ہوتا رہیگا۔" (آسمانی فیصلہ ٹائٹل صفحہ ب)

(۵) "بار بار کی ملاقاتوں سے ایک ایسی تبدیلی اپنے اندر حاصل کرلیں کہ ان کے دل آخرت کی طرف بکلی جھک جائیں اور انکے اندر خدا تعالےٰ کا خوف پیدا ہو اور وہ زہد اور تقویٰ اور خدا ترسی اور پرہیزگاری اور نرم دلی اور باہم محبت اور مواخات میں دوسروں کے لئے ایک نمونہ بن جائیں اور انکسار اور تواضع اور راستبازی اِن میں پیدا ہو اور دینی مہمات کے لئے سرگرمی اختیار کریں۔" (شہادت القرآن)

(۶) "سالانہ جلسوں کے درمیانی زمانہ سال میں جو بھائی اِس عرصہ میں اِس سرائے فانی سے انتقال کر جائیگا۔ اِس جلسہ میں اس کیلئے دُعائے مغفرت کی جائیگی۔"

(آسمانی فیصلہ ٹائٹل صفحہ ج)

(۷) "تمام بھائیوں کو روحانی طور پر ایک کرنے کے لئے اور انکی خشکی اور اجنبیت اور نفاق کو درمیان سے اُٹھا دینے کے لئے بدرگاہ حضرت عزّ جلّ شانہٗ کوشش کی جائیگی۔"

(آسمانی فیصلہ صفحہ ج)

(۸) "اِس جلسہ کے اغراض میں بڑی غرض تو یہ ہے کہ تا ہر ایک مخلص کو بالمواجہ دینی فائدہ اُٹھانے کا موقع ملے اور اِن کے معلومات وسیع ہوں اور خدا تعالےٰ کے فضل و توفیق سے انکی معرفت ترقی پذیر ہو۔" (اعلان ۷ر دسمبر ۱۸۹۲ء)

(۹) "ماسوا اِس کے اِس جلسہ میں یہ بھی ضروریات میں سے ہے کہ یورپ اور امریکہ کی دینی ہمدردی کے لئے تدابیر حسنہ پیش کی جائیں کیونکہ اب یہ ثابت شدہ امر ہے کہ یورپ اور امریکہ کے سعید لوگ اسلام کے قبول کرنے کے لئے تیار ہو رہے ہیں۔" (اعلان ۷ر دسمبر ۱۸۹۲ء)

اللہ تعالےٰ کے وعدے اور حضرت مسیح موعودؑ کے فرمودہ مقاصدِ جلسہ سالانہ پورا ہوتے ہوئے گذشتہ ۸۴ سال سے دنیا نے دیکھے۔ ۱۸۹۱ء سے اب ۱۹۷۵ء تک مسلسل جلسہ سالانہ منعقد ہوتا رہا ہے اور اکثر ایسا ہوا کہ ایک جلسہ سالانہ کی شان گذشتہ جلسوں سے بڑھ کر نظر آتی ہے۔ چنانچہ ایک وہ زمانہ تھا جب اس کی بنیاد رکھی گئی تھی یعنی ۱۸۹۱ء میں اس جلسہ میں شریک ہونے والوں کی تعداد صرف ۷۵ تھی۔ اللہ تعالےٰ وعدہ کے موافق ۷۰ سال کے بعد ۱۹۶۱ء میں جلسہ سالانہ میں شریک ہونے والوں کی تعداد ایک ہزار گنی ہو گئی یعنی ۷۵ ہزار افراد شریک جلسہ ہوئے۔ الحمد لِلّٰہ علیٰ ذالک اللہ تعالےٰ نے پھر بھی جماعت کو بڑھایا اور اس کی تعداد بڑھتے بڑھتے ایک لاکھ سے تجاوز کر گئی اور گذشتہ جلسہ سالانہ ۱۹۷۴ء منعقدہ ربوہ (پاکستان) میں ایک لاکھ پچیس ہزار سے زیادہ افراد نے شرکت کی۔ حکومتوں کے نتاوئی کفر اور روڑے اٹکانے کے باوجود بری۔ بحری اور ہوائی سفر اختیار کر کے جمع ہو کر اعلائے کلمہ اسلام کے لئے سکیمیں تیار کیں۔ اور اسکیموں کے علاوہ اس کی کامیابی کے لئے اللہ تعالےٰ کے حضور پُرسوز دعائیں ہر سال کی جاتی ہیں۔ ایک مکمل روحانی ماحول پیدا ہوتا ہے۔ چنانچہ حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ کا ارشاد ہے کہ

"یہ جلسہ محض تقریروں کا جلسہ نہیں یہ دعا کا جلسہ ہے۔ اِس جلسہ میں شامل ہونے والے افراد محض ایک جلسہ میں شامل نہیں ہو رہے بلکہ ایک نئی زمین اور نیا آسمان بنانے میں حصّہ لے رہے ہیں۔"

(الفضل ۵ دسمبر ۱۹۳۷ء)

اللہ تعالےٰ کے وعدوں کے مطابق جماعت احمدیہ بہرحال ترقی کرے گی۔ مخالف جلسہ سالانہ کے متعلق خواہ کتنے بہتان باندھے اور عوام کو اس سے بدظن کرنے کے لئے کہے۔

"اُن کا حج بھی قادیان یا ربوہ میں ہوتا ہے۔" (شبستان صفحہ ۱۵ اگست ۱۹۷۴ء بیان مولانا وحید الدین قاسمی)

پھر بھی مقدر یہی ہے کہ

"اس کے لئے قومیں تیار کی ہیں جو عنقریب اس میں آملیں گی۔"

(اشتہار ۷ر دسمبر ۱۸۹۲ء)

پس مبارک ہے وہ شخص جو اللہ تعالےٰ کی بشارات پر یقین کرتا ہے۔ اور حضرت مسیح موعودؑ کی اس دُعا کا مستحق ہوتا ہے کہ۔

"ہر ایک صاحب جو اِس الٰہی جلسہ کیلئے سفر اختیار کریں۔ خدا تعالےٰ اُنکے ساتھ ہو اور اُنکو اجر عظیم بخشے اور ان پر رحم کرے اور ان کی مشکلات اور اضطراب کے حالات ان پر آسان کر دے۔ اور انکے ہم و غم دور فرماوے اور انکو ہر ایک تکلیف سے مخلصی عنایت کرے۔ اور انکی مُرادات کی راہیں ان پر کھول دے اور روزِ آخرت میں اپنے اِن بندوں کے ساتھ انکو اُٹھاوے جن پر ان کا فضل و رحم ہے اور تا اختتامِ سفر انکے بعد اِنکا خلیفہ ہو۔ اے خدا اے ذوالمجد والعطاء اور رحیم اور مشکل کشا یہ تمام دعائیں قبول کر اور ہمیں ہمارے مخالفوں پر روشن نشانوں کے ساتھ غلبہ عطا فرما کہ ہر ایک طاقت اور قوت تجھ کو ہے آمین ثم آمین۔" (اشتہار ۷ر دسمبر ۱۸۹۲ء)

۴۴ احباب جماعت کو چاہیئے جلسہ سالانہ کی برکات اور خدا تعالےٰ کی رحمتوں اور فضلوں سے اپنی جھولیاں بھرنے کے لئے ابھی سے تیاری شروع کردیں۔ اللہ تعالیٰ ہمیں اس امر کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین ۰

میلاپالئم میں دو روزہ کامیاب جلسۂ عام

مخالف مولویوں کی مسموم الزام تراشیوں کا جواب اور اُن کی ناکامی !!

از مکرم مولوی محمد عمر صاحب مبلغ انچارج احمدیہ مسلم مشن تامل ناڈو

صوبہ تامل ناڈو میں میلاپالئم کو یہ خصوصیت حاصل ہے کہ یہاں مسلمانوں کی اکثریت ہے۔ ہزار مسلمانوں کی آبادی پر مشتمل اِس بستی میں ۱۵ کے قریب اُن کے محلات ہیں اور ہر محلہ کے لئے ایک مسجد اور عربی مدرسہ ہے۔ لیکن افسوس کا مقام ہے کہ اکثر آبادی دقیانوسی اور فرسودہ خیالات کے متعصب مولویوں کے زیر اثر ہے۔ یہی وجہ ہے کہ یہاں دیگر علاقوں کی نسبت زیادہ تر مشرکانہ بدرسوم قبر پوجا اور دیگر غیر اسلامی بدعات پائی جاتی ہیں۔ ایسے ہی ماحول میں خدا تعالےٰ نے یہاں جماعت احمدیہ کا قیام عمل میں لایا تھا۔ پچھلے تین چار سالوں سے جماعت کے زیر اہتمام ہر مہینہ میں تبلیغی جلسے عام منعقد ہوتے آرہے ہیں۔ اور یہاں کے مخصوص حالات کے پیش نظر مکرم مولوی محمد علوی صاحب فاضل یہاں بطور مبلغ متعین ہیں۔

خدا تعالےٰ کے فضل وکرم سے چند ماہ قبل یہاں باقاعدہ دار التبلیغ کی عمارت کا افتتاح کیا گیا اور ہر ماہ باقاعدہ جلسے منعقد ہوتے رہے ہیں۔ نیز تامل رسالہ راہ امن وسیع پیمانے پر یہاں بھیجا جا رہا ہے۔ اس رسالہ کے بہت سارے خریدار اسی علاقہ کے ہیں۔ اب بفضلہ تعالےٰ تعلیم یافتہ نوجوانوں کا ایک مخصوص طبقہ احمدیت کی طرف مائل ہو رہا ہے۔ یہ حالت دیکھ کر یہاں کے "رابطہ نواز" مولویوں کے سینوں پر سانپ لوٹنے لگے۔ اور یہاں کی ہر مسجد میں رابطہ کا ریزولیشن بار بار پڑھ کر سنانے لگے اور اِس طرح عوام کو ہمارے خلاف برانگیختہ کرتے ہوئے پروپیگنڈہ کرنے لگے کہ پاکستان میں احمدیوں کے خلاف جو سلوک کیا گیا تھا وہی سلوک یہاں بھی ان کے ساتھ کرنا چاہیئے وغیرہ

مولویوں کی ہرزہ سرائیاں

لیکن جب انہوں نے دیکھا کہ ان کے ہر قسم کے پروپیگنڈوں کا کوئی خاطر خواہ نتیجہ نہیں نکل رہا ہے اُنہوں نے ہمارے مشن ہاؤس کے قریب ہی مورخہ ۱۱ر۱۴ر اور ۱۵ر اکتوبر کو باقاعدہ ہمارے خلاف جلسے کئے۔ ان جلسوں میں اِس علاقہ کے بدنام زمانہ علماء جمع ہوئے۔ اور ہمارے خلاف نہایت ہی تکلیف دہ الزامات عائد کئے اور رکیک حملے کئے۔ اور سب نے نہایت پُرجوش الفاظ میں تقریر کرتے ہوئے یک زبان ہو کر کہا کہ یہ قادیانی لوگ واجب القتل ہیں یہ لوگ مرتد ہیں۔ اور اسلام نے مرتدوں کی سزا قتل قرار دی ہے۔ رابطہ عالم کے ریزولیشن پر ہندوستان کے دیگر علاقوں میں مسلمان عمل کریں یا نہ کریں ہم نے ضرور اس ریزولیشن کی تعمیل کرتے ہوئے پاکستان کی تقلید کرنی ہے۔ وغیرہ۔ نیز بعض مقررین نے بانئ سلسلہ عالیہ احمدیہ حضرت مسیح موعود علیہ السّلام کی ذات اقدس کے بارے میں بہت زیادہ گستاخیاں کیں۔ یہ سب سُن کر احمدی احباب نہایت تحمل اور سکون کے ساتھ صبر کے گھونٹ پیتے ہوئے برداشت کرتے رہے۔

ان تقریروں کا جواب دینے کے لئے جماعت احمدیہ نے مورخہ ۱۸ر اور ۱۹ر اکتوبر کو دو دن جلسہ عام منعقد کرنے کا فیصلہ کیا اور خاکسار کو اِس میں شمولیت کے لئے مدراس بذریعہ تار اطلاع دی۔

چنانچہ خاکسار مورخہ ۱۷ر کو مدراس سے روانہ ہو کر دوسرے دن میلاپالئم پہنچا۔ اِس جلسہ کے متعلق وسیع پیمانے پر اشتہار شائع کرکے تقسیم کئے گئے اس اشتہار میں ان علماء کے غلط پروپیگنڈوں کا جواب دیتے ہوئے بعض سوالات بھی کئے گئے تھے۔

پہلا جلسہ عام

حسب پروگرام بعد نماز عشاء ساڑھے آٹھ بجے شب مکرم خلیل احمد صاحب نائد خدام الاحمدیہ مدراس کے زیر صدارت خاکسار کی تلاوت کے ساتھ جلسہ کی کارروائی شروع ہوئی۔ سب سے پہلے مکرم عبد القادر صاحب بی۔ اے صدر جماعت نے اِس جلسہ کی غرض وغایت کے متعلق تفصیل سے روشنی ڈالی۔ اِس کے بعد مکرم مولوی محمد علوی صاحب فاضل مبلغ مقامی نے ایک گھنٹہ تک سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السّلام کی کتب میں سے بعض اقتباسات پڑھ کر جماعت احمدیہ کے عقائد کی وضاحت فرمائی۔

اِس جلسہ کی آخری تقریر خاکسار کی تھی۔ خاکسار نے مولویوں کے تمام الزامات اور اعتراضات کا تسلی بخش جواب دیا۔ خاکسار کی تقریر تقریباً دو گھنٹے تک جاری رہی۔ اِس کے بعد پہلے دن کے جلسہ کی کارروائی ۱۲ بجے شب اختتام پذیر ہوئی۔

یہ بات یہاں قابل ذکر ہے کہ جب جلسہ شروع ہوا تو اس میں روکاوٹ ڈالنے اور اسی طرح جلسہ کو منتشر کرنے کے لئے چند شریر جلسہ گاہ کے قریب شور مچانے اور گڑبڑ ڈالنے کی کوشش کرتے رہے تھے۔ لیکن بعض دوستوں کی حکمت عملی کی وجہ سے یہ شور وہیں ختم ہو گیا۔

دوسرے دن کا جلسہ

مورخہ ۱۹ر اکتوبر بروز اتوار بعد نماز عشاء مکرم صدر صاحب جماعت احمدیہ کے زیر صدارت خاکسار کی تلاوت کے ساتھ دوسرے دن کے جلسہ کی کارروائی شروع ہوئی۔ صاحب صدر کی ابتدائی تقریر کے بعد مکرم حسن ابو بکر صاحب B.Sc. B.Ed اور مکرم محمد ابو بکر صاحب نے تقریر کرتے ہوئے غیر احمدی مولویوں کے بعض چیلنجوں کا جواب دیا۔

اس کے بعد خاکسار نے عقائد احمدیہ قرآن واحادیث کی کسوٹی پر کے عنوان پر مسئلہ ختم نبوت اور وفات مسیح کے موضوعات پر ڈیڑھ گھنٹہ تقریر کی جس میں غیر احمدی مولویوں کی طرف سے کئے گئے تمام اعتراضات کی تردید کی۔

غیر احمدی مولویوں نے اپنی تقریروں میں ہماری تباہی کے لئے اور ہمارے نیست و نابود ہونے کے لئے بہت دیر تک دعائیں کی تھیں اور لوگوں کو تحریک کی تھی کہ انفرادی اور اجتماعی رنگ میں اس "بلا" اور "مصیبت" کے اِس علاقہ سے ہمیشہ کے لئے ختم ہو جانے کے لئے دعائیں کرتے رہیں۔

اس کے جواب میں خاکسار نے سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السّلام کا مندرجہ ذیل ولولہ انگیز اقتباس سُنایا۔

"مخالف لوگ عبث اپنے تئیں تباہ کر رہے ہیں۔ میں وہ پودا نہیں ہوں کہ اُن کے ہاتھ سے اکھڑ سکوں۔ اگر اُن کے پہلے اور اُن کے پچھلے اور اُنکے زندے اور اُن کے مُردے تمام جمع ہو جائیں اور میرے مارنے کے لئے دعائیں کریں تو میرا خدا اُن تمام دعاؤں کو لعنت کی شکل میں بنا کر اُن کے منہ پر ماریگا۔ دیکھو! صدہا دانشمند آدمی آپ لوگوں کی جماعت میں سے نکل کر ہماری اس جماعت میں ملتے جاتے ہیں۔ آسمان پر ایک شور برپا ہے۔ اور فرشتے پاک دلوں کو کھینچ کر اِس طرف لا رہے ہیں۔ اب اِس آسمانی کارروائی کو کیا انسان روک سکتا ہے؟ بھلا اگر کچھ طاقت ہے تو روکو۔ وہ تمام مکر وفریب جو نبیوں کے مخالف کرتے رہے ہیں وہ سب کرو۔ اور کوئی تدبیر اُٹھا نہ رکھو ناخنوں تک زور لگالو۔ اتنی دعائیں کرو کہ موت تک پہنچ جاؤ۔ پھر دیکھو کیا بگاڑ سکتے ہو؟"

خاکسار کی تقریر کے بعد مکرم مولوی محمد علوی صاحب فاضل نے قتل مرتد کی سزا اسلام میں کے زیر عنوان ایک گھنٹہ تک عالمانہ تقریر کی۔ اور آپ نے وضاحت سے ثابت کیا کہ اسلام نے کافروں اور مرتدوں کو قتل کرنے کی کہیں بھی تعلیم نہیں دی تھی۔ بلکہ اسلام خالصتہً محبت و پیار اور امن وامان کی ہی تعلیم دیتا ہے۔

اس کے بعد خاکسار نے اجتماعی دُعا کی اور یہ دو روزہ جلسہ نہایت کامیابی سے اختتام پذیر ہوا۔

خدا تعالیٰ کے فضل وکرم سے ہماری تقریروں کا بہت ہی اچھا اثر پیدا ہوا ہے۔ خود مخالفین اس بات کے معترف ہیں کہ ان کے مولویوں نے اپنی تمام تقریروں کو صرف گالیوں اور جھوٹے الزاموں سے پُر کیا تھا۔ اور انہیں یہ خوف تھا کہ کہیں احمدی مقررین اپنی تقریروں میں اینٹ کا جواب پتھر سے نہ دیدیں۔ لیکن ہماری تقریروں کی شائستگی اور شرافت کو دیکھکر اور مدمقابل کو پیار ومحبت سے مخاطب کرنے کے انداز کو دیکھکر وہ خود حیران رہ گئے۔

چنانچہ ہمارے جلسہ کے دوسرے دن میلاپالئم کے معززوں کا ایک وفد اپنے مولویوں کے پاس گیا اور انہیں بُرا بھلا کہتے ہوئے کہا کہ اُن کی سوقیانہ اور غیر علمی تقریروں کی وجہ سے نوجوان طبقہ میں بُرا اثر ہوا ہے۔ اور اس کے بالمقابل احمدی مبلغین نے شائستگی کے ساتھ تمام اعتراضوں اور الزاموں کا جواب دینے کے بعد صرف اپنے ہی عقائد قرآن واحادیث کی روشنی میں پیش کئے تھے۔

دُعا ہے کہ اللہ تعالےٰ حق وصداقت پہچاننے اور اُسے قبول کرنے کی توفیق سب کو عطا فرمائے۔ آمین۔ ۔:۔

لندن میں حضور ایدہُ اللہ تعالےٰ کی مصروفیات

(بقیہ صفحہ ۲)

(۴) از فریڈرکس ہاون (ڈنمارک) تا گوٹن برگ (سویڈن) بذریعہ بحری جہاز ۶۰ میل

اِس طرح نہایت مقدس مقصد کے پیشِ نظر اختیار کیا جانے والا یہ تاریخی سفر بخیر و خوبی اختتام پذیر ہوُا اور حضور مع اہلِ قافلہ لندن سے گوٹن برگ میں ورود فرما ہوئے۔

۲۷ ستمبر ۱۹۷۵ء

آج وہ روزِ سعید تھا جس کی سعادت کی آئینہ دار مبارک و مسعود ساعتوں میں گوٹن برگ شہر میں سویڈن کی سرزمین پر پہلی اور بہمہ وجوہ تاریخی مسجد کا سنگِ بنیاد رکھنے کی مبارک تقریب کا انعقاد عمل میں آنا تھا۔ اور اسی بلند و بالا اور ارفع و اعلیٰ مقصد کے پیشِ نظر اللہ تعالیٰ کے بنائے ہوئے خلیفہ برحق سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہُ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز نے علالت کے باوجود لندن سے گوٹن برگ تک کا طویل اور تھکا دینے والا سلسلہ وار سفر اختیار فرمایا تھا۔

سیّدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز حسب پروگرام گیارہ بجے قبل دوپہر گوٹن برگ کے علاقے "ہگس بو ہوئیدن" (HOGSBO HOJDEN) کی "ٹولو شیلنگ گاٹن" (TOLV SHILLINGS GATAN) نامی سڑک پر پہاڑی کے سرے پر واقع اُس قطعہ زمین پر ایک سادہ و پُر وقار تقریب میں اپنے دستِ مبارک سے مسجد کا سنگِ بنیاد رکھا۔ جسے اللہ تعالےٰ نے ازل سے اِس خطۂ زمین میں اپنے پہلے گھر کی تعمیر کے لئے مخصوص کر رکھا تھا۔ پہلے خانۂ خدا کا سنگِ بنیاد رکھے جانے اور اس غرض کے پیشِ نظر اللہ تعالیٰ کے بنائے ہوئے خلیفۂ برحق کے وہاں تشریف لانے سے اِس قطعۂ زمین کی قسمت جاگ اُٹھی اور اسے وہ تقدس مل گیا جس کا ارادۂ الٰہی میں یہ قطعۂ زمین ازل سے مستحق قرار پا چکا تھا۔ اِس طرح اہلِ سویڈن کے قلوب اسلام کے لئے جیتے جانے کی مضبوط و مستحکم بنیاد ہمیشہ ہمیش کے لئے قائم ہو گئی اور اس سرزمین کے حتمی اور یقینی طور پر اپنے ربّ کے نور سے چمک اُٹھنے کی طرح پڑ گئی۔ اور یہ حقیقت عملی شکل اختیار کر کے اہلِ سویڈن کے سامنے آئے بغیر نہ رہی کہ

اَفَلَا يَرَوْنَ اَنَّا نَاْتِي الْاَرْضَ نَنْقُصُهَا مِنْ اَطْرَافِهَا ط اَفَهُمُ الْغَالِبُوْنَ o (انبیاء: آیت ۴۵)

اور وہ زماں اور وہ روزگار مومنوں کی آنکھوں کے سامنے آئے بغیر نہ رہا جب بفیضِ رحمتِ پروردگار سویڈن میں بھی ہر طرف اسلام ہی اسلام کامیاب و کامگار نظر آئے گا، اور خدائے واحد کے پرستار اور محمد صلے اللہ علیہ وسلم کے جاں نثار و فدا کار اِس میں آباد نظر آئیں گے۔ مسجد کا سنگِ بنیاد رکھنے کی تقریب ایک یادگار اور تاریخی موقع تھا اور ہمیشہ رہے گا۔

مسجد کا سنگِ بنیاد رکھنے، گھوم پھر کر مسجد کی زمین کا معائنہ فرمانے اور تقریب میں شرکت کرنے والے سینکڑوں افراد سے باتیں کرنے کے بعد حضور ایدہ اللہ ساڑھے بارہ بجے دوپہر وہاں سے ہوٹل سکنڈے نیویا واپس تشریف لائے اور نصف گھنٹہ وہاں ٹھہرنے کے بعد ایک بجے بعد دوپہر گوٹن برگ کے مشن ہاؤس میں تشریف لے گئے جہاں جماعت احمدیہ گوٹن برگ کے احباب (مرد اور خواتین) اور تقریب میں شرکت کی غرض سے یورپ کے متعدد ممالک سے تشریف لائے ہوئے احباب بہت کثیر تعداد میں جمع تھے۔ مردوں اور مستورات کی نشست کا علیحدہ علیحدہ کمروں میں انتظام تھا۔ وہاں پہنچ کر حضور ایدہ اللہ نے احباب سے اور حضرت سیدہ بیگم صاحبہ مدظلہا نے مستورات سے ملاقات فرمائی۔ حضور نے سب احباب کو شرفِ مصافحہ بخشا اور اُنہیں حقائق و معارف سے سرفراز فرمایا۔ گوٹن برگ میں مقیم یوگوسلاوین احمدی احباب اور غیر از جماعت احباب بھی خاصی بڑی تعداد میں آئے ہوئے تھے۔ وہ حضور کی ملاقات سے مشرف اور حضور کے ارشادات سے مستفیض ہو کر ازحد مسرور نظر آرہے تھے۔ حتیٰ کہ بشاشت اُن کے چہروں سے پھوٹے پڑ رہی تھی۔ حضور نے اُن سے کچھ دیر باتیں کرنے کے بعد ظہر اور عصر کی نمازیں جمع کر کے پڑھائیں۔ چنانچہ جملہ حاضر احباب نے حضور کی اقتداء میں نمازیں ادا کرنے کی سعادت حاصل کی۔ اور پھر اجتماعی دُعا کرانے کے بعد تین بجے سہ پہر کے بعد ہوٹل سکنڈے نیویا واپس تشریف لے آئے۔

درخواستِ دُعا

میرے دو بھتیجے بیٹے طارق احمد بی ایل فائینل کا اور سید جنید احمد آئی سی ایس ای کا انشاء اللہ نومبر میں فائینل امتحان دے رہے ہیں۔ بزرگانِ جماعت، درویشانِ قادیان اور دُوسرے احباب سے ان دونوں کی نمایاں کامیابی کے لئے دُعا کی درخواست ہے۔

(سیّد سجاد احمد - صدر جماعت احمدیہ - رانچی)

لازمی چندہ جات اور سیّدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا ایک الہام

سیّدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضؓ نے ارشاد فرمایا تھا کہ

"حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسّلام کے الہامات سے پتہ لگتا ہے کہ یہ کام آخر ہو کر رہے گا۔ اور کسی روک کی وجہ سے چاہے کتنی ہی بڑی ہو۔ اس سے یہ کام رُک نہیں سکتا۔ آپ کا الہام ہے يَنْصُرُكَ رِجَالٌ نُّوْحِيْٓ اِلَيْهِمْ مِّنَ السَّمَآءِ یعنی تیری امداد وہ لوگ کریں گے جن کی طرف ہم آسمان سے وحی نازل کریں گے۔

پس مجھے روپیہ کی فکر نہیں۔ اللہ تعالےٰ خود ایسے آدمی لائے گا جن کے دلوں میں الہاماً وہ یہ تحریک پیدا کر دے گا کہ جاؤ اور چندے دو۔ اس کے لئے مجھے کوئی گھبراہٹ نہیں۔ بلکہ مَیں سمجھتا ہوں اگر ہماری جماعت کا ایمان بڑھ جائے تو موجودہ چندوں سے چار گنا کیا اس سے بھی زیادہ دے سکتے ہیں"۔ (تقریر جلسہ سالانہ ۱۹۳۵ء)

پس احبابِ جماعت سے استدعا ہے کہ وہ سیّدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے الہام اور حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ کے ارشادات کی تعمیل میں اپنی مالی ذمہ داریوں کا صحیح احساس کرتے ہوئے لازمی چندوں کی سو فیصدی ادائیگی کی طرف جلد توجہ فرما دیں

اِس لئے جملہ عہدیداران اور احبابِ جماعت کو چاہیئے کہ وہ اپنے بقایا جات کی جلد ادائیگی کی طرف توجہ فرما کر فرض شناسی کا ثبوت دیں۔ اور عند اللہ ماجور ہوں۔ اللہ تعالیٰ سب کو اس کی توفیق بخشے اور اپنے بے شمار فضلوں سے نوازے۔ آمین ۔

ناظر بیت المال آمد قادیان

کیا آپ کے پاس اس قدر وقت ہے کہ آپ اپنے اہل وعیال کی دینی تربیت کر سکیں — ؟

(۱) اگر نہیں تو آپ آج ہی بدر کے خریدار بن جایئے۔ اور دُوسرے احباب کو بھی بنایئے۔ تاکہ آپ اور آپ کے دوست بدر کے ذریعہ اپنے اہل وعیال کو دین کی باتیں سکھلائیں۔

(۲) اگر وقت ہے تو دین کی باتیں سکھلانے کے لئے کچھ مواد بھی تو آپ کو درکار ہوگا۔ اور وہ آپ بدر سے حاصل کر سکتے ہیں۔ پس جہاں پر بدر سے بے پناہ فائدہ پہنچ رہا ہوگا وہاں پر بدر کو بھی آپ مالی استحکام پہنچا رہے ہوں گے۔

مینیجر بدر قادیان

"صد سالہ احمدیہ جوبلی فنڈ غلبۂ اسلام کا ایک عظیم منصوبہ ہے جو ہمارے کمزور ہاتھوں میں دیا گیا ہے"۔ (خلیفۃ المسیح الثالث)

جلسہ سالانہ کے واپسی سفر کیلئے ریلوے ریزرویشن

جو دوست جلسہ سالانہ قادیان سے فارغ ہونے کے بعد واپسی پر اپنی ریلوے سیٹیں یا برتھ ریزرو کروایا کرتے ہیں وہ فوری طور پر ایسی اطلاع دیں تا اُن کی سیٹیں یا برتھ حسب پسند ریزرو کروائی جاسکیں۔

اس سلسلہ میں حسب ذیل اُمور کی وضاحت ضروری ہے۔

۱۔ تاریخ واپسی۔ ۲۔ نام سٹیشن جس کے لئے ریزرویشن درکار ہے۔ ۳۔ درجہ
۴۔ نام سفر کنندہ۔ ۵۔ عُمر۔ ۶۔ جنس (یعنی مرد یا عورت یا بچہ یا بچی)
۷۔ پُورا یا نصف ٹکٹ۔ ۸۔ ٹرین کا نام جس کے لئے ریزرویشن درکار ہے۔

خدا تعالےٰ سب کا حافظ و ناصر ہو۔ اور سب کے اس سفر کو ہر طرح موجب برکت بنائے۔

افسر جلسہ سالانہ قادیان

چندہ جلسہ سالانہ

جلسہ سالانہ میں اب صرف ایک ماہ کا عرصہ رہ گیا ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے زمانۂ مبارک سے یہ چندہ بھی چندہ عام اور حصّہ آمد کی طرح لازمی چندہ ہے۔ اور اس کی شرح ہر دوست کی سال میں ایک ماہ کی آمد کا دسواں ($\frac{1}{10}$) یا سالانہ آمد کا $\frac{1}{120}$ حصّہ مقرر ہے۔ اس چندہ کی سوفیصدی ادائیگی جلسہ سالانہ سے قبل ہونا ضروری ہے۔ تاکہ جلسہ سالانہ کے کثیر اخراجات کا انتظام بروقت سہولت کے ساتھ ہوسکے۔ لہٰذا جن احباب اور جماعتوں نے تاحال اس چندہ کی سوفیصدی ادائیگی نہ کی ہو اُن کی خدمت میں گذارش ہے کہ وہ اس طرف جلد توجّہ کرکے عنداللہ ماجور ہوں۔ اور فرض شناسی کا ثبوت دیں۔

اللہ تعالیٰ جملہ احبابِ جماعت کو اس کی توفیق دے اور اپنے بے شمار فضلوں سے نوازے اور سب کا حافظ و ناصر ہو۔ آمین۔

ناظر بیت المال آمد قادیان

دُعائے نعم البدل

خاکسار کو کلکتہ سے یہ افسوسناک اطلاع ملی ہے کہ میرے دو نواسے عزیزم بشارت احمد بعمر ۲½ سال اور عزیزم محمود احمد بعمر ڈیڑھ سال ابنانِ عزیزم شمیم الہدیٰ و صادقہ بیگم امینی ۲۶ر اکتوبر اور ۲۷ر اکتوبر کو صرف ایک ایک دن کے وقفہ سے بعارضۂ ڈائیریا وفات پاگئے۔ انّا للّٰہ و انّا الیہ راجعون۔ دو بچوں کی اچانک وفات کا صدمہ والدین کے لئے اور ہمارے لئے جو ہزاروں میل دُور بیٹھے ہیں ناقابلِ برداشت ہے۔ مگر ہم خدا تعالیٰ کی رضا پر راضی ہیں۔ دوسری طرف عزیزہ صادقہ بیگم سلمہا اللہ کے زچگی کے ایام قریب ہیں۔ اسلئے احباب کرام درد دل سے دُعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ ہمیں اس صدمہ کے برداشت کرنے اور صبر جمیل کی توفیق عطا فرمائے۔ اور صادقہ بیٹی کے ایامِ زچگی سہولت سے گذر جائیں۔ اور اللہ تعالیٰ اُسے نعم البدل فرزند ارجمند عطا فرمائے۔ خاکسار: شریف احمد امینی مبلّغ سلسلہ احمدیہ نزیل بریڈ فورڈ۔ انگلستان۔

درخواست ہائے دُعا

(۱) مورخہ ۲ر نومبر ۷۵ء کو عزیزم ناصر احمد صاحب امینی قائد مجلس خدام الاحمدیہ بریڈ فورڈ نے اپنے فرزند عزیزم محمد شمس کوثر احمد امینی سلمہ اللہ تعالیٰ کی Hall .M. C. میں دعوتِ عقیقہ دی۔ جس میں قریباً تین صد افراد مدعو تھے۔ اس تقریب میں خاکسار نے "عقیقہ" کی حکمت و فلاسفی بیان کی۔ احبابِ کرام دُعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ عزیزم محمد شمس سلمہ اللہ کو نیک صالح اور خادمِ دین بنائے۔ لمبی عمر دے۔ اور والدین کے لئے قرۃ العین ہو۔ آمین
خاکسار: شریف احمد امینی مبلغ سلسلہ احمدیہ نزیل بریڈ فورڈ۔ انگلستان

(۲) محترم مولوی بشیر احمد صاحب فاضل دہلوی قائم مقام ایڈیٹر بدر تاحال دہلی میں بیمار ہیں۔ گزشتہ دنوں بخار دو یوم تک مسلسل ۱۰۶ تک رہا جس کے باعث کمزوری بہت ہوگئی ہے۔ احبابِ جماعت محترم موصوف کی کامل صحت کے لئے دُعا فرمائیں۔ خاکسار جاوید اقبال اختر۔

(۳) خاکسار کی اہلیہ محترمہ مبارکہ مریم صاحبہ ایم۔ اے فائنل اُردو کے امتحان میں سیکنڈ ڈویژن میں کامیاب ہوگئی ہیں۔ امسال انہوں نے ایم اے فائنل اکنامکس کا فارم بھر دیا ہے۔ ان کی اعلیٰ کامیابی کے لئے دُعا کی درخواست ہے۔ (خاکسار: محمد عابد قریشی شاہجہانپور) موصوف نے شکرانہ فنڈ میں دس روپے، اعانتِ بدر میں دس روپے صدقہ دس روپے اور مساجد بیرون میں دس روپے ادا کئے ہیں۔ فجزاہُ اللہ۔

قادیان میں عید کی قربانیاں!

احباب جلد اطلاع دیں

حسبِ سابق اس مرتبہ بھی عید الاضحیہ کے مبارک موقع پر بیرونجات کے احباب کی طرف سے قربانیوں کے جانور ذبح کئے جانے کا انتظام کیا جا رہا ہے۔ ایسا کرنے سے ایک تو آسانی کے ساتھ ان صاحب کے ذمّہ کا فرض ادا ہو جاتا ہے اور ساتھ ہی قربانی کا گوشت قادیان میں مقیم احباب کے استعمال میں آتا ہے۔ جو احباب قادیان میں قربانی کروانا چاہتے ہوں وہ فی جانور ۱۵۰ روپے کے حساب سے رقم ارسال فرمائیں تاکہ بروقت قربانی کے جانور کا انتظام کیا جاسکے۔ اگر رقم وقت پر نہ پہنچنے کا خدشہ ہو تو احباب ترسیلِ زر کے ساتھ ہی بذریعہ خط یا تار نیچے لکھے ہوئے پتہ پر اطلاع دیں تاکہ ان کی طرف سے بروقت قربانی کروادی جائے اور رقم بعد میں وصول کرلی جائے گی۔

امیر جماعتِ احمدیہ قادیان

ضروری اِعلان

دفتر ہذا کی طرف سے موصیان کی خدمت میں فارم اصل آمد بھجوائے گئے تھے۔ جن میں سے اکثر و بیشتر ابھی تک واپس نہیں آئے۔ جس کے نتیجہ میں موصیان کے کھاتہ جات نامکمل پڑے ہیں۔ لہٰذا گذارش ہے کہ فارم اصل آمد جلد از جلد واپس ارسال کئے جائیں تاکہ کھاتہ جات مکمل ہوسکیں۔

جماعتوں کے صدر صاحبان کی خدمت میں قاعدہ نمبر $\frac{515}{5}$ (نیا ایڈیشن نمبر ۴۲۵) ارسال کرتے ہوئے رپورٹ طلب کی گئی تھی۔ لیکن اس ضروری امر کی طرف بہت کم صدر صاحبان نے توجّہ فرمائی ہے بذریعہ اعلان ہذا ایسے اُمراء یا صدر صاحبان سے گذارش کی جاتی ہے کہ جنہوں نے ابھی تک مطلوبہ رپورٹ نہیں بھجوائی وہ اپنی اوّلین فرصت میں رپورٹ بھجوا کر ممنون فرمائیں۔

بعض صدر صاحبان یا سیکرٹریانِ مال کی خدمت میں ان کی جماعتوں کے نئے موصیان کی وصایا کی تکمیل کے لئے لکھا گیا تھا۔ اور بار بار یاد دہانیاں بھی بھجوائی گئی ہیں۔ لیکن افسوس ہے کہ بعض کی طرف سے ادھوری کارروائی ہوئی ہے۔ اور بعض نے بالکل توجّہ نہیں دی۔ مہربانی فرما کر اس بارے میں بھی متعلقہ صدر صاحبان اور سیکرٹریانِ مال جلد توجّہ فرمائیں۔ ورنہ مجبوراً نظارت علیا میں ایسے عہدیداران کے بارے میں رپورٹ کرنی پڑے گی۔

سیکرٹری بہشتی مقبرہ قادیان

وِلادت اور درخواستِ دُعا

(۱) مکرم رشید احمد صاحب فوٹوگرافر کارکن دفتر آڈیٹر صدر انجمن احمدیہ کو اللہ تعالیٰ نے مورخہ $\frac{11}{75}$ ۹ کو چار لڑکیوں کے بعد پہلا لڑکا عطا فرمایا ہے۔ احبابِ جماعت زچہ بچہ کی صحت و سلامتی اور نومولود کے نیک اور خادمِ دین بننے کے لئے دُعا فرمائیں۔ موصوف نے مبلغ پانچ روپے شکرانہ فنڈ میں ادا کئے ہیں۔ جزاہ اللہ تعالیٰ۔ (ایڈیٹر بدر)

(۲)

جماعتِ احمدیہ بنگلور کے سیکرٹری مال مکرم محمد حفیظ اللہ صاحب کو اللہ تعالیٰ نے چھ لڑکیوں کے بعد لڑکا عطا فرمایا ہے۔ اس خوشی میں انہوں نے پانچ روپے شکرانہ فنڈ اور پانچ روپے اعانتِ بدر کے لئے بھجوائے ہیں۔ احباب دُعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ نومولود کو صحت و سلامتی اور درازیٔ عمر عطا کرے اور نیک اور خادمِ دین بنائے۔

بچے کا نام "محمد رفیق اللہ" رکھا گیا ہے۔

(ناظر بیت المال آمد قادیان)